Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 63

ہفت روزہ

بدر

قادیان

شمارہ 33

BADR

The weekly Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

17 شوال 1435 ہجری 14 ظہور 1393 ہش 14 اگست 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

مستقل عید مرنے کے بعد کی عید ہے یا اس شخص کی عید ہے جو اپنی زندگی میں ہی مر گیا یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی زندگی کا ہر لمحہ گزارنے کے لئے تیار ہو گیا

یہ دعا بھی خاص طور پر کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے احکام پر عمل کرنے والا بنا کر ہمیں حقیقی عید منانے والا اور بنانے والا بنا دے تا کہ ہم اُس عید کو دیکھنے والے ہوں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانے والی ہو۔

خلاصہ خطبہ عید الفطر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30 جولائی 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

رمضان گزر گیا آج ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے عید منا رہے ہیں۔ بہت سوں کی ہم میں سے یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہمارے لئے یہ عید حقیقی عید بن جائے۔ اس کے لئے بہت سے لوگ لکھتے بھی رہتے ہیں مجھے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی عید عطا فرمائے۔ لیکن حقیقی عید کا تصور اکثر کے دل میں یہی ہوتا ہے کہ تمام مشکلات دور ہو جائیں اور دائمی خوشیاں حاصل ہو جائیں۔ بیشک یہ بھی عید ہے۔ ایک مؤمن کے دل میں دائمی خوشیوں کا خیال جب آتا ہے تو اس سوچ کے ساتھ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے راضی ہونے سے یہ خوشیاں مل سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے انعاموں کو حاصل کرنے سے یہ خوشیاں مل سکتی ہیں لیکن ان دائمی خوشیوں کے حصول کے لئے عید کو مستقل عید بنانے کی ضرورت ہے ورنہ ہر عید، دائمی خوشیوں کا خیال آنے سے یا وقتی طور پر یہ دعا کرنے سے کہ دائمی عید ہو جائے دائمی عید نہیں بنتی۔

پس یہ عید ہمیں اس لحاظ سے اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے کہ ہم اپنی عید کی خوشیوں کو کس طرح مستقل کر سکتے ہیں۔ کن راستوں کی تلاش کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہمیشہ سمیٹنے والے بناتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو ہمیشہ دیتا رہے اور بے انتہا دیتا رہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو ابدی جنتوں میں ڈالے اسے انعامات سے مستقل نوازے۔ اسلام کا خدا نعوذ باللہ وہ خدا نہیں ہے جس کے بارے میں بعض دوسرے مذہب والے یہ تصور رکھتے ہیں کہ وہ ابدی جنت نہیں دے سکتا کیونکہ اس کا خزانہ خالی ہو جائے گا یا جنت میں جگہ نہیں رہے گی۔ اسلام کا خدا تو اس جہان میں بھی جنت دیتا ہے اور اگلے جہان میں بھی جنت دیتا ہے لیکن اس کے لئے مستقل مزاجی شرط ہے۔ پس مستقل اور ہمیشہ کی جنت ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَاَمَّا الَّذِیۡنَ سُعِدُوۡا فَفِی الۡجَنَّۃِ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّکَ ؕ عَطَآءً غَیۡرَ مَجۡذُوۡذٍ اور وہ لوگ جو خوش نصیب بنائے گئے تو وہ جنت میں ہوں گے وہ اس میں رہنے والے ہیں جب تک کہ آسمان اور زمین باقی ہیں سوائے اس کے جو تیرا رب چاہے۔ یہ ایک نہ کاٹے جانے والی جزا کے طور پر ہوگا۔ ایسی جزا جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔ ایسی جنت ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔ یہ ہمارا خدا ہے جو کہتا ہے کہ ہم جو کچھ جنتیوں کو دیں گے وہ ہمیشہ کے لئے ہوگا واپس لینے کے لئے نہیں ہوگا۔ ہمارا انعام تو ہمیشہ چلتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی عطا ایسی ہے جو عطاء غیر مجذوذ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنتیوں کا انعام نہ کاٹا جانے والا ہے اور یہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ دراصل مؤمن کے لئے یہی حقیقی عید ہے جو نہ ختم ہونے والے انعام کی صورت میں ہے۔ گویا جو نہ مٹنے والی عید ہے ہمیشہ قائم رہنے والی عید ہے اور یہی نہ کٹنے والی عید جو ہے وہ عام مؤمن کے لئے ہے اور یہ وہ جنت ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے اور عید حقیقی وہی ہے جب مستقل جنت مل جائے۔ ایسی جگہ مؤمن چلا جائے جو جنت ہے جو بندے کا ایک حقیقی اللہ تعالیٰ کے عبد کا مقام ہے اور یہ جنت ملتی ہے مسلسل کام سے۔ اور جو بندہ اس دنیا میں اپنے روحانی کاموں کو چھوڑ بیٹھتا ہے وہ اس جنت سے محروم ہو جاتا ہے۔

پس جسمانی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے، اپنی زندگی کے سانس کو قائم رکھنے کے لئے ہر عقل مند کوشش کرتا ہے مگر روح کی طاقت کے لئے یہ کوشش نہیں ہوتی۔ کہہ دیا جاتا ہے کہ بہت کچھ کر لیا، یا توجہ نہیں رہتی پوری طرح سستیاں ہوتی ہیں۔ کبھی یہ نہیں ہوتا کہ کھانا کھانا بھول جائیں یا کام پہ جانے سے پہلے اچھے کپڑے پہننا بھول جائیں۔ بھول جاتے ہیں کہ ان کی ذمہ داریاں اور فرائض کیا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی جنتوں کا نام لو تو جن کو خدا تعالیٰ پر یقین ہے وہ یہ تو کہتے ہیں کہ خدا بھی ملے خدا تعالیٰ کے انعامات بھی ملیں لیکن ان انعامات کو حاصل کرنے کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

پس جس طرح جسمانی غذا اور ضروریات انسانی زندگی کا لازمہ ہیں اسی طرح روحانی جو غذا ہے نماز ہے روزہ ہے صدقہ و خیرات ہے یہ بھی روحانی زندگی کے لئے ضروری ہیں۔ اسی طرح دوسرے احکام شریعت ہیں وہ بھی روحانی زندگی کا لازمہ ہیں۔ چند خوابیں دیکھ کر بعض لوگ سمجھ لیتے ہیں کہتے ہیں کہ میرا خدا سے براہ راست تعلق قائم ہو گیا اب مجھے نہ حقوق العباد کی ادائیگی کی ضرورت ہے اور نہ حقوق اللہ کی ادائیگی کی ضرورت ہے، نہ نظام جماعت کی ضرورت ہے نہ خلافت کی بیعت کی ضرورت ہے۔ ایسے لوگ پھر روحانی طور پر غرق ہو کر روحانی زندگی سے ہاتھ دھونے کے علاوہ کچھ حاصل نہیں کرتے۔ اپنے زعم میں یہ روحانی مقام تک پہنچے ہوتے ہیں حالانکہ نہیں پہنچے ہوتے۔ یہ لوگ عارضی عید کو مستقل عید سمجھ لیتے ہیں اور روحانی زندگی ضائع کر لیتے ہیں حالانکہ مستقل عید مرنے کے بعد کی عید ہے یا اس شخص کی عید ہے جو اپنی زندگی میں ہی مر گیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی زندگی کا ہر لمحہ گزارنے کے لئے تیار ہو گیا بلکہ گزارنے والا بن گیا۔ یا مسلسل عمل اس کی زندگی کا خاصہ بن گیا۔ پس یہ یاد رکھنا چاہئے کہ عمل سزا نہیں بلکہ عمل غذا ہے اور روحانی صحت برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ جس طرح جسمانی صحت کے لئے مادی غذا ضروری ہے۔ ایک پہلوان کو جوں جوں طاقت ملتی ہے اس کی کوشش ہوتی ہے کہ خوراک اچھی سے اچھی ہوتی جائے۔ پس روحانی ترقی کے لئے بھی روحانی غذا یعنی وہ اعمال جو اللہ تعالیٰ نے کرنے کے لئے کہے ہیں ان کو کرنے کی ضرورت ہے اور بڑھتے چلے جانا چاہئے ان میں۔ عمل کسی صورت میں بھی ترک نہیں کیا جا سکتا۔ ظاہری رنگ میں ہم عبادتوں کی طرف دیکھتے ہیں تو عید والے دن ہمیں عبادت بھی زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ عید والے دن پانچ کے بجائے چھ نمازیں پڑھنی پڑتی ہیں اور پھر خطبہ بھی سننا پڑتا ہے۔

پس اسلامی اور روحانی عید کام چھوڑنے کا نام نہیں بلکہ کام میں زیادتی کا نام ہے اور یہ مسلسل کام کا

گوجرانوالہ (پاکستان) میں شرپسندوں کا احمدی گھروں پر حملہ، دوکانوں اور گھروں کو آگ لگادی گئی

4 احمدیوں نے راہ مولیٰ میں جام شہادت نوش فرمایا اور 8 خواتین و بچے جھلس گئے

پولیس ایک سائیڈ پر خاموش تماشائی بن کر کھڑی رہی اور بلوائی احمدی گھروں کا سامان لوٹتے رہے اور گھروں کو جلاتے رہے

کوئی احمدی شعائراللہ کی بے حرمتی کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ (پریس ریلیز جماعت احمدیہ)

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ مورخہ 27 جولائی 2014ء بروز اتوار رات تقریباً ساڑھے آٹھ بجے گوجرانوالہ شہر کے علاقہ پکی پمپ میں مخالفین نے احمدیوں کے گھروں پر حملہ کیا اور گھروں کو آگ لگادی۔ اس کے نتیجے میں ایک خاتون اور دو بچیوں نے راہ مولیٰ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ جبکہ ایک حاملہ خاتون کے پیٹ میں 7 ماہ کا بچہ بھی وفات پا گیا۔

تفصیلات کے مطابق مخالفین نے ایک احمدی نوجوان کی طرف سے فیس بک پر خانہ کعبہ کی تصویر کی توہین کے بے بنیاد اور جھوٹے الزام پر جلوس نکالا اور احمدیوں کے خلاف شدید نعرہ بازی کی۔ اس علاقہ میں 16-17 احمدی گھرانے آباد ہیں۔ بلوائیوں نے احمدیوں کے گھروں پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ اس واقعہ کے بارہ میں فوری طور پر پولیس کو اطلاع کی گئی جس پر پولیس موقع پر پہنچی اور بلوائیوں کو مذاکرات کیلئے اپنے ساتھ تھانہ میں لے گئی۔ اسی دوران وہاں پر مخالفین کا ایک ہجوم موقع پر پہنچ گیا اور احمدی گھروں اور دکانوں پر حملہ کر دیا۔ بلوائیوں کے جلوس نے احمدی گھروں میں توڑ پھوڑ کی، فریج، ٹی وی جنریٹر موٹر سائیکل اور دیگر گھریلو سامان لوٹا اور 8 گھروں اور 4 دکانوں کو آگ لگا دی۔ چند گھروں سے احمدی مرد و خواتین اور بچوں کو نکالا گیا۔ لیکن ایک گھر میں خواتین اور بچے آگ لگنے کی وجہ سے محصور ہو گئے اور آگ کے دھوئیں اور دم گھٹنے کی وجہ سے ایک خاتون مکرمہ بشریٰ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد صاحب عمر 55 سال اور دو بچیاں حراء بنت مکرم محمد بوٹا صاحب عمر 8 سال اور کائنات بنت مکرم محمد بوٹا صاحب عمر 8 ماہ شہید ہو گئیں۔ اسی طرح ایک احمدی خاتون مکرمہ مبشرہ صاحبہ کے پیٹ میں سات ماہ کا بچہ بھی وفات پا گیا۔ علاوہ ازیں آٹھ خواتین و بچے آگ لگنے کے نتیجے میں جھلس گئے۔ انہیں سول ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں پر ان کی دیکھ بھال اور علاج جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ شہید ہونے والوں کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور زخمیوں کو جلد از جلد شفاء عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

ترجمان جماعت احمدیہ مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ ربوہ پاکستان نے اس افسوسناک واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے ذرائع ابلاغ کو بتایا کہ ابتداء میں جب ہجوم اکٹھا تھا تو پولیس کی صرف دو گاڑیاں موقع پر آئیں اور وہ پیچھے کھڑی ہوکر کارروائی دیکھتی رہی۔ جلوس اس قدر فساد پر آمادہ تھا کہ آگ بجھانے کیلئے آنے والے عملہ فائر بریگیڈ کو بھی انہوں نے موقع پر بھگا دیا۔ اسی طرح ریسکیو 1122 کی ایمبولینسز جو زخمیوں کو لینے آئی تھیں اُن پر اور ہسپتال کی ایمبولینس پر بھی پتھراؤ کیا اور انہیں زخمیوں کو لے جانے نہیں دیا گیا۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان نے گوجرانوالہ سے مسلم لیگ (ن) کے رکن قومی اسمبلی اور وزیر خرم دستگیر خان سے رابطہ کیا اور انہیں اس حوالہ سے اپنا کردار ادا کرنے کی درخواست کی۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ پولیس ایک سائیڈ پر خاموش تماشائی بن کر کھڑی رہی اور بلوائی احمدی گھروں کا سامان لوٹتے رہے اور گھروں کو جلاتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ کوئی احمدی شعائر اسلام کی بے حرمتی کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ اور ہر احمدی کے دل میں خانہ کعبہ سمیت تمام شعائر اللہ کی بے حد عقیدت اور محبت ہے۔ انہوں نے اس واقعہ کو ایک منظم منصوبہ بندی کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ایک طویل عرصہ سے احمدیوں کے خلاف نفرت اور تعصب کی بے بنیاد اور شرانگیز پراپیگنڈہ مہم جاری ہے جس میں پرامن احمدیوں پر من گھڑت الزامات عائد کئے جاتے ہیں۔ سرکاری انتظامیہ اس طرح کی اشتعال انگیز تحریروں اور تقریروں پر آنکھیں بند کئے بیٹھی ہے اور اس غفلت اور بے حسی کے نتیجہ میں عامۃ الناس کو احمدیوں کے جان و مال کو لوٹ لینے کی ترغیب مسلسل جاری ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ مکرم سلیم الدین صاحب نے کہا کہ اگر پولیس بروقت موثر کارروائی کرتی اور غفلت کا مظاہرہ نہ کرتی تو قیمتی انسانی جانوں کے ضیاع اور مالی نقصانات سے بچا جاسکتا تھا۔ انہوں نے فوری طور پر اس سانحہ کی غیر جانبدار اور شفاف تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے اس افسوسناک سانحہ کے مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ یکم اگست ۱۴ء)

سلسلہ اگلے جہان میں بھی چلتا ہے لیکن مؤمن کے لئے وہاں مستقل عید ہوگی۔ اس کے انعامات ضائع نہیں ہوں گے۔ کام تو وہاں بھی وہ کرے گا لیکن وہی کام کرے گا جو اللہ چاہے گا۔ سورۃ یٰسین میں اس کا بیان اس طرح ہوا ہے کہ اِنَّ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّۃِ الۡیَوۡمَ فِیۡ شُغُلٍ فٰکِہُوۡنَ ○ کہ جنتی لوگ اس دن کام میں مشغول ہوں گے اور خوشی سے ہنس رہے ہوں گے، جنتوں میں جاکے۔ یعنی ذکر الٰہی میں مصروف ہوں گے۔ یہ بھی ایک کام ہے انکے لئے۔ جنتیوں کے لئے یہی عمل ہیں جو وہ کر رہے ہوں گے۔ اور اس وجہ سے ان کا انعام مستقل ہوگا۔ پس انعام مستقل ہوسکتا ہے اور وہ ایک حقیقی مؤمن کا اس دنیا میں بھی مستقل ہوسکتا ہے۔ جو لوگ اس دنیا میں زندہ رہتے ہوئے مر جاتے ہیں انکا انعام اس دنیا میں مستقل ہوجاتا ہے۔ ایسے لوگوں پر اس دنیا میں ہی یوم البعث آ جاتا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ قَالَ اَنۡظِرۡنِیۡۤ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ ○ یعنی شیطان نے کہا کہ مجھے اس دن تک مہلت عطا کر جب وہ اٹھائے جائیں گے۔ اٹھائے جائیں گے سے مراد ہے کہ اس وقت تک میں انہیں ورغلاتا رہوں جب تک وہ یوم البعث تک نہیں پہنچ جاتے اور یوم البعث ہر ایک کا مختلف ہے کسی کو اس دنیا میں مل جاتا ہے کسی کو اگلے جہان میں ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیاروں کو اس دنیا میں بھی آ جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ یوم البعث اس دنیا میں آ گیا۔ آپ کی مستقل عید اس دنیا میں مل گئی۔ پس کیا اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل چھوڑ دیئے۔ ان فرائض کی ادائیگی چھوڑ دی جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے تھے بلکہ نوافل میں بھی بڑھتے چلے گئے۔ بلکہ ہر دن آپ کے ہر عمل میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر وہ دن آیا مگر کیا آپ نے اپنے ذمہ جو کام تھے، جو اللہ تعالیٰ نے لگائے ان کو چھوڑ دیا۔ کیا عبادتوں میں کمی آ گئی یا چھوڑ دیں۔ کیا اشاعت دین کا کام چھوڑ دیا۔ کیا خدمت خلق کا کام چھوڑ دیا۔ نہیں بلکہ ان کاموں میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور ان کے اضافہ ہوتے چلے جانے سے آپ کی خوشی میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ ایک عام مؤمن بھی اگر حقیقی مؤمن ہے تو عید کے دن ایک زائد نماز پڑھ کر عید کی نماز پڑھ کر خوشی محسوس کرتا ہے لیکن جس کو صحیح ادراک اور فہم نہیں عید کا، جو عبادتوں کی حقیقت کو نہیں جانتا وہ تو یہی کہے گا کہ کیا مصیبت گلے پڑ گئی۔

پس حقیقی خوشی اسی میں ہے کہ انسان تھکے نہ۔ ایک عمل ہو اور مستقل عمل ہو۔ رات دن کام کر کے بھی اس کام کو بوجھ نہ سمجھے بلکہ خوش ہو اور یقیناً ایسے لوگ خوش ہوتے ہیں جن کو حقیقی خوشی ملتی ہے اپنے کام سے۔ اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ انہوں نے خدمت خلق کی۔ بشاشت قلب پیدا ہوجائے تو عمل، خوشی کا موجب بن جاتا ہے وہ کام خوشی کا موجب بن جاتا ہے اور اگر بشاشت قلب پیدا نہ ہو دل میں خوشی پیدا نہ ہو تو عمل ہر کام جو ہے وہ تکلیف لگتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کا نام ہی بشاشت قلب رکھا ہے یعنی کامل ایمان دل کی خوشی سے دل کی بشاشت سے پیدا ہوتا ہے۔ پس حقیقی عید وہی ہے جب انسان عمل میں خوشی محسوس کرنے لگے اور کام بوجھ نہ لگے۔ عبادتوں کی طرف مستقل توجہ اس کے لئے خوشی کا باعث ہو۔ خدا تعالیٰ کے لئے قربانی یا بندوں کے لئے قربانی یا نظام سلسلہ کے لئے قربانی یہ تمام قربانیاں اس کے لئے راحت پیدا کریں۔ خوشی اور اطمینان کا موجب ہوں۔ اسے مشکل نہ لگیں یہ چیزیں تو پھر ایسا انسان مستقل عید حاصل کرنے والا بن جاتا ہے۔ ورنہ اس کے بغیر عیدیں جو ہیں یہ عارضی عیدیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے کیسی قربانیاں دیں۔ زبردستی یا اچانک ان سے قربانیاں نہیں لی گئیں بلکہ خوشی سے اور لمبے عرصے تک انہوں نے قربانیاں دیں۔

پس حقیقی عید وہی ہے جس میں انسان کو عمل میں لذت محسوس ہونے لگے۔ قربانی کر کے بھی لذت محسوس ہو اور قربانیوں کے لئے ہر قسم کی آگ میں کودنے کے لئے وہ تیار ہوجائے اور کبھی عمل ترک کرنے کا سوچے بھی نہ۔ یہ مقام جب کسی قوم یا فرد کو مل جاتا ہے تو حقیقی عید بن جاتی ہے اور دینی اور دنیاوی مقاصد اسے حاصل ہوجاتے ہیں۔ اس حقیقی عید کی حالت پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے اور یہی حقیقی عید ہے جو وہ ہم میں دیکھنا چاہتے تھے۔

میں نے مالی قربانی کا ذکر کیا ہے لیکن جان کی قربانی میں بھی جماعت کے افراد پیچھے نہیں ہیں۔ یہ قربانی کر کے وہ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر رہے ہیں۔ آئے دن احمدی جان کے نذرانے پیش کر رہے ہیں خاص طور پر پاکستان میں لیکن ایمان سے نہیں ہٹ رہے۔ گزشتہ دنوں دو بچیوں اور ایک عورت نے بھی یہ قربانی دی۔ مالی قربانی کے لحاظ سے بھی اس علاقے میں رہنے والے جتنے وہ لوگ تھے، وہاں گھر تھے اس علاقے کے، انہوں نے قربانی دی کہ ان کے گھر لوٹے گئے جلائے گئے اور اس لحاظ سے بھی وہ پورے کے پورے جو علاقہ تھا وہاں کے رہنے والے یا محلہ تھا اس کے احمدیوں نے قربانی دی۔

باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ روزے اور یہ رمضان کا مہینہ اس لئے ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو

اگر روزے کے ساتھ بظاہر عبادتوں کی طرف توجہ دے رہے ہو لیکن اپنی اَناؤں اور جھوٹی عزتوں کے جال میں پھنسے ہوئے ہو تو روزے کوئی فائدہ نہیں دیں گے

آج پاکستان میں یا بعض دوسرے ممالک میں احمدیوں پر سختیاں وارد کی جاتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ہمارے پیچھے چلو ہم تمہاری تمام سختیاں اور مشکلات دور کر دیں گے۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب لوگ دھوکہ دینے والے ہیں۔ جس کو بظاہر آجکل یہ اپنی کامیابیاں سمجھ رہے ہیں ان کی ناکامیاں بننے والی ہیں۔ جن دنیاوی سہاروں پر بھروسہ کر کے یہ لوگ ظلم کا بازار گرم کر رہے ہیں یہی سہارے دیمک زدہ لکڑیوں کی طرح ٹوٹ کر خاک میں ملنے والے ہیں۔

خلافت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کے ذریعہ سے جاری ہونی تھی جو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ہوگئی۔ اس کے علاوہ خلافت کا ہر نعرہ دین کے نام پر دنیاوی فوائد حاصل کرنے اور حکومتوں پر قبضہ کرنے کے طریق ہیں۔

آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مخالفین اسلام کی بیہودہ گوئیوں کا جواب اگر کوئی دینے والا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔

آج ایک احمدی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی عشق اور آپ کی شان اور عظمت کی بلندی کا اظہار یہ ہے کہ بے انتہا درود پڑھیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ دنیا کا ہر احمدی آج کی فضا اور اس رمضان کو درود سے بھر دے کہ جہاں دشمنوں کے آپؐ کی شان پر حملے کا جواب یہی ہے اور اس سے بہتر اور کوئی جواب نہیں وہاں یہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ پیدا کرنے والی چیز بھی ہے

ہمیں صرف اس بات پر ہی تسلّی نہیں پکڑ لینی چاہئے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا اور خلافت کا نظام ہم میں موجود ہے اور ہم ایک نظام کے تحت چل رہے ہیں۔ روزوں کے ساتھ تقویٰ کے معیاروں کو بلند کرنے کی طرف توجہ دلا کر اللہ تعالیٰ نے ہر فرد کی ذمہ داری لگا دی ہے کہ جماعت کی برکات سے، خلافت کی برکات سے حصہ لینے کے لئے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا صحیح فائدہ اٹھانے کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہونے کا صحیح فیض پانے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کے لئے تقویٰ شرط ہے اور یہ رمضان کا مہینہ اس تقویٰ میں ترقی کا ایک ذریعہ ہے۔

ایک احمدی کو اس طرف بھی نظر رکھنی چاہئے کہ رمضان میں اپنے تقویٰ کو اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جہاں دنیاوی لذات اور خواہشات اس حد تک ہوں جہاں تک خدا تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے اور مال و دولت کا حصول ہو تو وہ بھی تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے ہو۔ اور پھر ایسے مالدار متقی اپنی دولت بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔

اس رمضان میں دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا بھی کریں اور اُمّت مسلمہ کے لئے بھی رحم مانگیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرتے ہوئے ان کو عقل دے۔ جہاں جہاں احمدیوں پر ظلم ہو رہے ہیں ان ظلموں سے بچنے کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو ان ظلموں سے بچائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس رمضان میں ہمیں حقیقی تقویٰ عطا کرے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور اس کی مدد اور فضل سے مخالفین دین اور دشمنان اسلام کو خائب و خاسر ہوتا دیکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ رمضان میں ہمارے اندر ایک حقیقی انقلاب پیدا کر دے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 04 ؍جولائی 2014ء بمطابق 04 وفا 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 25 جولائی 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (البقرة:184)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں پھر محض اور محض اپنے فضل سے ایک اور رمضان سے گزرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ یہ ایک مہینہ جو اپنی بے شمار برکات لے کر آتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس مہینے میں تمہارے پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے۔ کس لئے فرض کیا گیا ہے؟ کیا اس لئے کہ تم صبح سے شام تک بھوکے رہو؟ نہیں، بلکہ اس لئے کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ اصل چیز یہی تقویٰ ہے جو بے شمار برکات کا حامل بناتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ

خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔‘‘ تبتّل اور انقطاع کا مطلب ہے کہ خدا سے لَو لگانا اور دنیاوی خواہشات کو پیچھے پھینک دینا۔ گویا کہ ان دنوں میں ایسی حالت ہو کہ ان میں دنیا کی خواہشات سے تعلق توڑ کر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہر عمل اور کوشش ہو۔ آپ نے فرمایا کہ ’’پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلّی اور سیری کا باعث ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔‘‘ (ملفوظات جلد 9 صفحہ 123۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ یوکے)

پس ایک مومن کے لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ دے، ان دنوں میں پہلے سے بڑھ کر اس کی تسبیح کرے۔ اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کا نہ صرف اظہار کرے بلکہ اپنے عبادتوں کے معیار اونچے کرنے کی کوشش کرے تبھی روزوں کا فیض حاصل ہوتا ہے اور تبھی اس مقصد کو انسان حاصل کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ تم تقویٰ اختیار کر کے اللہ کا قرب حاصل کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے اور آگ سے بچانے کا مضبوط قلعہ ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 458 مسند ابی ہریرۃ حدیث نمبر 9214 عالم الکتب بیروت 1998ء)

لیکن یہ آگ سے بچانے کا مضبوط قلعہ تب بنتا ہے جب خدا تعالیٰ کی خاطر انسان اپنے ہر عمل کو کرے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول اپنے سامنے رکھے۔ دعاؤں اور ذکر الٰہی میں دن اور رات گزارنے کی کوشش کرے۔ تقویٰ پر چلے۔ تقویٰ کے بارے میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار جگہوں پر توجہ دلائی ہے اور فرمایا جو اس سوچ کے ساتھ روزے رکھے کہ تقویٰ اختیار کرنا ہے، ذکر الٰہی اور دعاؤں کے ساتھ اپنے دن رات گزارنے ہیں، اپنی عبادتوں کے حق کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دینی ہے تو اللہ نے فرمایا کہ یہ روزہ پھر میری خاطر ہے اور پھر میں ہی اس کی جزا ہوں۔

(صحیح البخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ یریدون...... حدیث 7492)

یعنی ایسے روزے دار پھر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہو جاتے ہیں۔ ان کی نیکیاں عارضی وقتی اور رمضان کے مہینے کے لئے نہیں ہوتیں بلکہ حقیقی تقویٰ کا اِدراک ان کو ہو جاتا ہے۔ یہ نیکیاں پھر رمضان کے بعد بھی جاری رہتی ہیں۔ ایسے لوگ پھر ایک رمضان کو اگلے رمضان سے ملانے والے ہوتے ہیں۔ پس ہمیں اس سوچ کے ساتھ اور اس کوشش سے اس رمضان میں سے گزرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہمارا تقویٰ عارضی نہ ہو۔ ہمارے روزے صرف سطحی نہ ہوں۔ بھوکے پیاسے رہنے کے لئے نہ ہوں۔ رمضان کی روح کو سمجھے بغیر صرف ایک دوسرے کو رمضان مبارک کہہ کر پھر رمضان کی روح کو بھول جانے والا ہمارا رمضان نہ ہو بلکہ تقویٰ کا حصول ہمارے سامنے ہر سحری اور ہر افطاری کے وقت ہو۔ دن بھر کا ذکر الٰہی اور رات کے نوافل ہمیں تقویٰ کی راہیں دکھانے والے ہوں۔ ہم اپنے اوپر زیادتی کرنے والے کا جواب اسی طرح الٹا کر دینے والے نہ ہو جائیں۔ اس کے بجائے ہم اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اپنے اوپر زیادتی کرنے والے کے جواب میں خاموش ہو جائیں۔ تقویٰ پر چلتے ہوئے یہ جواب دیں کہ مَیں روزہ دار ہوں۔ ہر زیادتی کے جواب میں اِنِّیْ صَائِمٌ کے الفاظ ہمارے منہ سے نکلیں۔ (صحیح البخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم حدیث 1894)

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری عزتیں، ہماری بڑائی کسی کو نیچا دکھانے یا اسی طرح ترکی بہ ترکی جواب دینے میں نہیں اور اپنے پر کی گئی زیادتیوں کا بدلہ لینے میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں ہے۔ اسی میں ہماری بڑائی ہے۔ اسی بات میں ہماری عزت ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس کو عزت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (الحجرات:14) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ہونے کا یہ معیار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس بارے میں ایک ارشاد ہے جو ایک اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے کو ہلا کر رکھ دیتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی معزز و مکرم ہے جو متقی ہے۔ اَب جو جماعت اتقیاء ہے خدا اس کو ہی رکھے گا اور دوسری کو ہلاک کرے گا۔ یہ نازک مقام ہے اور اس جگہ پر دو کھڑے نہیں ہو سکتے کہ متّقی بھی وہیں رہے اور شریر اور ناپاک بھی وہیں۔ ضرور ہے کہ متقی کھڑا ہو اور خبیث ہلاک کیا جاوے۔ اور چونکہ اس کا علم خدا کو ہے کہ کون اس کے نزدیک متقی ہے‘‘ فرمایا: ’’پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو متّقی ہے اور بدبخت ہے وہ جو لعنت کے نیچے آیا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 239-238۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ یوکے)

پس یہ بڑا خوف دلانے والی تنبیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ روزے اور یہ رمضان کا مہینہ اس لئے ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو اور یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر انتہائی رحم کا سلوک ہے۔ پھر فرمایا کہ ان دنوں میں شیطان کو جکڑ کر میں نے تمہارے لئے یہ سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ تم آسانی سے تقویٰ اختیار کر سکو۔ ان احکامات پر چل سکو، چلنے کی کوشش کرو۔ میرا قرب پانے والے بن سکو لیکن اب بھی اگر روزے کے ساتھ بظاہر عبادتوں کی طرف توجہ دے رہے ہو لیکن اپنی اَناؤں اور جھوٹی عزتوں کے جال میں پھنسے ہوئے ہو تو روزے کوئی فائدہ نہیں دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آ کر اگر ہم ان جالوں اور ان خولوں کو توڑ کر باہر نہیں نکلتے اور صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے تقویٰ کو حاصل کرنے کی طرف ہم توجہ نہیں دیں گے یا نہیں دیتے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ دو عملی ہے اور ظاہری تقویٰ کا اعلان اور دل میں ناپاکیاں یہ دونوں جمع نہیں ہو سکتیں۔ فرمایا کہ خوف کا مقام ہے اور یہ خوف کا مقام اَور بھی بڑھ جاتا ہے کہ کسی کے تقویٰ کا فیصلہ کسی انسان نے نہیں کرنا۔ یہ فیصلہ بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے۔ اور جب یہ فیصلہ خدا تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے تو پھر سوائے توبہ، استغفار، تسبیح، تحمید اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا ورد اور ڈرتے ڈرتے دن بسر کرنا اور خدا تعالیٰ کے خوف سے راتیں گزارنا، اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ لیکن ہمارا خدا بڑا پیار کرنے والا خدا ہے۔ قربان جائیں ہم اس پر کہ وہ یہ کہتا ہے کہ مَیں رمضان میں اپنے بندے کے بہت قریب آ گیا ہوں اس لئے فیض اٹھا لو جتنا اٹھا سکتے ہو اور تقویٰ کے حصول کے لئے میرے بتائے ہوئے طریق پر چلنے کی کوشش کرو تا کہ تم اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن سکو۔ یہ کیمپ جو ایک مہینہ کا قائم ہوا ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھا لو کہ اس میں خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لئے کی گئی نیکیاں تمہیں عام دنوں میں کی گئی نیکیوں کی نسبت کئی گنا ثواب کا مستحق بنانے والی ہوں گی۔

پس اٹھو اور میرے حکموں کے مطابق اپنی عبادتوں کو بھی سنوارو اور اس عہد کے ساتھ سنوارو کہ یہ سنوار اَب ہم نے ہمیشہ قائم رکھنے کی کوشش کرنی ہے۔ اٹھو اور اپنے اعمال کو بھی خوبصورت بناؤ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق بناؤ اور اس ارادے سے بنانے کی کوشش کرو کہ اب ہم نے ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ اٹھو اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو عہد کیا ہے اس کا حقیقی اِدراک اس مہینے میں حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اس سوچ کے ساتھ کرو کہ اب یہی ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھو کہ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا وَّاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ۔ (البقرۃ:42) کہ میری آیتوں کے بدلے تھوڑی قیمت مت لو اور مجھ سے ہی ڈرو یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری باتیں جو دین ہیں ان کے بدلے میں دنیا کی خواہش نہ کرو۔ یاد رکھو دین کے مقابلے میں دنیا بالکل حقیر چیز ہے۔ پس یہ سوچ ہے جو ہم میں سے ہر ایک میں پیدا ہونی چاہئے تبھی ہم رمضان کا حقیقی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ یہی نہیں کرتا کہ بندے کو کہہ دیا کہ تقویٰ اختیار کرو یہ میرا حکم ہے اور حکم عدولی کی تمہیں سزا ملے گی بلکہ فرمایا کہ اس تقویٰ کا تمہیں ہی فائدہ ہو گا اور پھر خدا تعالیٰ نے ان فوائد کا بھی ذکر فرما دیا جو اس دنیا کے بھی فوائد ہیں اور آخرت کے بھی فوائد ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم شریعت کے طریق پر چلو گے اور احکامات پر عمل کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہارا ولی اور دوست ہو جائے گا۔ فرمایا یہ دنیا والے تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ اِنَّھُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْکَ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا (ھود:96)۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔

اس لئے لوگوں کی پناہیں تلاش کرنے کی بجائے اس کامل پناہ کی تلاش کرو جو وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ہے (الجاثیہ:20)۔ جو متقیوں کا دوست ہے اور ان کی پناہ گاہ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم کوئی بھی کام، کوئی بھی معاملہ میری خاطر کرتے ہو، میری رضا کے حصول کے لئے کرتے ہو، میرا تقویٰ دل میں رکھتے ہوئے کرتے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ۔ (التوبہ:4) یقینا اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ کی محبت مل جائے اسے اور کیا چاہئے۔ اسے تو دونوں جہان کی نعمتیں مل گئیں۔ اس کی تو دنیا و عاقبت سنور گئی اور اس خوبصورت انجام کا اللہ تعالیٰ نے خود کہہ کر بھی بتا دیا کہ تمہارا یہ انجام ہو گا، تمہاری دنیا و عاقبت سنور جائے گی۔ فرمایا کہ یہ جو انجام ہے متقیوں کے لئے ہے۔ دنیادار اس انجام کو نہیں پہنچ سکتے۔ جو لوگ دنیا والوں کی زیادتیوں پر صبر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگتے ہیں، دنیا والوں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے، دنیا والوں کی ظاہری طاقت دیکھ کر ان کے آگے جھکتے نہیں تو اِس دنیا میں بھی انہیں طاقت ملے گی اور انجام کار وہی فتحیاب ہوں گے انشاء اللہ۔

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Love For All Hatred For None

SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.

Employee Background Verification Company, Bangalore

Website: www.sparshinfo.co.in

DIRECTOR VALIYUDDIN K

"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

آج پاکستان میں یا بعض دوسرے ممالک میں احمدیوں پر سختیاں وارد کی جاتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ہمارے پیچھے چلو۔ ہم تمہاری تمام سختیاں اور مشکلات دور کر دیں گے۔ ہم تمہیں اپنے گلے سے لگا لیں گے۔ ہماری باتیں مان لو۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب لوگ دھوکہ دینے والے ہیں۔ جس کو بظاہر آجکل یہ اپنی کامیابیاں سمجھ رہے ہیں ان کی ناکامیاں بننے والی ہیں۔ جن دنیاوی سہاروں پر بھروسہ کر کے یہ لوگ ظلم کا بازار گرم کر رہے ہیں یہی سہارے دیمک زدہ لکڑیوں کی طرح ٹوٹ کر خاک میں ملنے والے ہیں۔

پس صبر سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر سے کام لو اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہو، اسی سے مدد مانگو تو یقیناً تم زمین کے وارث بنائے جانے والے ہو۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور آپ کے طفیل ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے یہ وعدہ ہے کہ مسیح موعود کے آنے کے ساتھ دین کا اِحیاء ہونا ہے اور تقویٰ پر قائم رہنے والوں نے ہی اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اپنے بہتر انجام کو دیکھنا ہے۔ قربانیاں تو دینی پڑیں گی۔ یہ قربانیاں ہی کامیابی کی راہ دکھانے والی ہیں۔ یہ قربانیاں ہی تقویٰ کا معیار بلند کر کے وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۔ (الاعراف:129) کا انجام یعنی کہ انجام متقیوں کے ہاتھ میں رہتا ہے اس کی خوشخبری دینے والی ہیں۔

پس ہم خوش ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور ہمیں بہتر انجام کی خبریں دے رہا ہے۔ آج اگر مُسلم اُمّہ بھی اس راز کو سمجھ کر مسیح موعود کی مخالفت کرنے کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مددگاروں میں شامل ہو جائے تو یہ بے چینی جو ہر مسلمان ملک کے افراد اور حکومتوں میں پائی جاتی ہے یہ ختم ہو جائے۔ فتنہ و فساد اور آپس کی لڑائیاں جو جہاد کے نام پر ایک دوسرے پر ظلم کر کے ہو رہی ہیں یہ محبت اور پیار میں بدل جائیں۔ پس نہ لیڈروں میں تقویٰ ہے، نہ علماء میں تقویٰ ہے اور نتیجۃً ان علماء کے تربیت یافتہ عوام الناس بھی حقیقی تقویٰ کا اِدراک نہیں رکھتے اور اپنی طرف سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ان نام نہاد علماء اور شدت پسند گروہوں کے جال میں پھنس کر غلط اور تقویٰ سے کوسوں دور ہٹے ہوئے اعمال بجالانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ نوجوان نسل کے جذبات ابھار کر انہیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا لالچ دے کر ان علماء نے ظلم کی راہ پر لگایا ہوا ہے۔ ان نوجوانوں اور عموماً مُسلم اُمّہ کو کوئی سمجھانے والا نہیں ہے کہ یہ تقویٰ نہیں ہے جس کو تم تقویٰ سمجھ رہے ہو۔ یہ نیکی نہیں ہے جس کو تم نیکی سمجھ رہے ہو۔ یہ جہاد نہیں ہے جس کو تم جہاد سمجھ رہے ہو۔ آپس میں کلمہ گوؤں کو قتل کرنا تقویٰ سے دُور لے جانے والی چیز ہے۔ مومن کی نشانی تو خدا تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (الفتح:30) کہ آپس میں رحم کے جذبات سے پُر ہوتے ہیں۔ یہ دلوں کے پھاڑ کر کے ظلمت پر تلے ہوئے جو لوگ ہیں یہ کہاں سے تقویٰ پر چلنے والے ہو گئے؟ کیا ایسے لوگوں کے انجام اللہ تعالیٰ بہتر کرتا ہے؟ کیا ایسے ظالموں کو خدا تعالیٰ زمین کا وارث بناتا ہے؟ کبھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کو کبھی ظلم پسند نہیں آ سکتا۔ جو خلافت خلافت کا نعرہ لگاتے ہیں کیا ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ زمین میں خلافت دے کر اپنا جانشین بنانے والا ہے؟ وہ خدا جو رحمان خدا ہے کیا وہ ظلموں اور ظالموں کا مددگار ہو گا؟ وہ خدا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃٌ للعالمین بنا کر بھیجا ہے کیا وہ اپنے پیارے نبی کے نام پر دنیا میں ظلموں کو پنپنے دے گا؟ کبھی نہیں۔ خلافت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کے ذریعہ سے جاری ہونی تھی جو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ہو گئی۔ اس کے علاوہ خلافت کا ہر نعرہ دین کے نام پر دنیاوی فوائد حاصل کرنے اور حکومتوں پر قبضہ کرنے کے طریق ہیں۔

گزشتہ جمعہ یہاں ایک ٹی وی چینل والے آئے ہوئے تھے ان کو مَیں نے انٹرویو دیا۔ ان کو مَیں نے یہی کہا تھا کہ جس خلافت کو تم سمجھ رہے ہو کہ جاری ہونی ہے یہ کوئی خلافت نہیں ہے۔ خلافت جاری ہو چکی ہے اور ظلم سے نہیں وہ اللہ تعالیٰ کی تائید سے جاری ہونی تھی اور ہو گئی۔ کاش کہ مُسلم اُمّہ کو بھی یہ سمجھ آ جائے اور ان کے آپس کے جھگڑے اور فساد اور حکومتوں کے لئے کھینچا تانیاں ختم ہو جائیں۔ ان کے لئے بھی ہمیں رمضان میں دعا کرنی چاہئے کیونکہ ان کی وجہ سے غیر مسلموں کو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بدنام کرنے کا موقع مل رہا ہے۔

یہ جو خلافت کی باتیں ہو رہی ہیں اس بات پر گزشتہ دنوں یہاں کے ایک پروفیسر نے جو مذہبی تعلیم پڑھاتے ہیں، خلفائے راشدین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی بیہودہ بکواس کی، بیہودہ گوئی کی۔ مسلمان علماء اور تنظیموں کے لیڈروں اور حکومتوں کے سربراہوں کو تو اپنی طاقت حاصل کرنے یا محفوظ کرنے کی فکر ہے۔ اسی فکر میں وہ پڑے ہوئے ہیں۔ ایسی بیہودہ گوئیوں کا جواب اگر کوئی دینے والا ہے، اگر کوئی ان کا منہ بند کروانے والا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی کرتی ہے اور ہم نے اس کا جواب دیا۔ یہی لوگ اسلام کے مخالفین ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کینہ اور بغض رکھنے والے ہیں۔ ان لوگوں نے اب ایک نئی فلم بنائی ہے جو سنا ہے آج واشنگٹن میں بھی اور برلن جرمنی میں بھی بیک وقت چلائی جائے گی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ کے بارے میں ہے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ استہزاء کا نشانہ بنا سکتے ہیں۔ ان لوگوں کی دنیا بھی برباد ہونے والی ہے اور عاقبت بھی۔ ان کو اپنے انجام نظر نہیں آ رہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ اپنے بدانجام کو پہنچیں گے۔

دنیاوی طور پر قانون کے دائرے میں رہ کر جو احتجاج کرنا ہے یا جو کوشش کرنی ہے اس کے بارے میں کل ہی جب مجھے پتا لگا تو جرمنی کی جماعت کو مَیں نے کہہ دیا تھا۔ امریکہ والے بھی اس کے لئے بھرپور کوشش کریں۔ لیکن آج ایک احمدی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی عشق اور آپ کی شان اور عظمت کی بلندی کا اظہار یہ ہے کہ بے انتہا درود پڑھیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ دنیا کا ہر احمدی آج کی فضا اور اس رمضان کو درود سے بھر دے کہ جہاں دشمنوں کے آپ ؐ کی شان پر حملے کا جواب یہی ہے اور اس سے بہتر اور کوئی جواب نہیں وہاں یہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ پیدا کرنے والی چیز بھی ہے اور یہی تقویٰ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس خوشکن انجام کی خبر دے رہا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عاقبت متقیوں کے لئے ہے۔ آخرکار بہتر انجام متقیوں کا ہے۔ جب یہ دشمنان اسلام پارہ پارہ ہو کر ہوا میں اڑ جائیں گے اور کامیابیاں اور بہتر انجام حقیقی مومنین اور متقین کا ہی ہو گا۔ انشاء اللہ۔

مسلم اُمّہ کو بھی یہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ شیطانی اور دجّالی طاقتیں بڑے طریقے سے انہیں ایک دوسرے سے لڑا رہی ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں فرقہ بازیاں ہیں۔ یہ فرقہ بازیاں اب کیوں ایک دم پیدا ہو گئیں۔ یہ باہر کی کچھ طاقتیں ہیں جنہوں نے ان میں فرقہ بازیاں پیدا کروائی ہیں تا کہ اسلام کو بدنام کرنے کا موقع ملے اور پھر اسلام کو اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے جو کچھ وہ کر سکتے ہیں وہ کرتے چلے جائیں۔ اندرونی حملہ یہ طاقتیں آپس میں لڑا کر اور بیرونی حملہ بیہودہ فلمیں بنا کر اسلام کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور زندگی کے بارے میں بیہودہ گوئیاں کر کے کر رہی ہیں۔ اور انہیں یہ پتا ہے کہ اس کے ردّعمل کے طور پر مسلمانوں میں غم و غصے کی لہر دوڑے گی اور پھر دنیا میں جو فساد ہو گا اس کو لے کر یہ طاقتیں پھر اسلام کو بدنام کریں گی۔ ان شیطانی قوتوں نے ایک ایسا شیطانی چکر پیدا کر دیا ہے جس سے اب مسلمانوں کو باہر نکالنے والا کوئی نہیں۔ جو ایک راستہ ہے اس کا یہ انکار کر رہے ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی مسلم اُمّہ کے لئے بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔ ان کو یہ نظر آ جائے کہ کن لوگوں کے نیک انجام کی اللہ تعالیٰ خوشخبری دے رہا ہے۔ کاش یہ مسیح موعود کو مان کر اسلام کی فتوحات کے نظارے دیکھنے والوں میں شامل ہو جائیں۔

دوسروں کے متعلق یہ جو مَیں نے انجام کے بارے میں باتیں کی ہیں اس کو سن کر ہمیں صرف اس بات پر ہی تسلی نہیں پکڑ لینی چاہئے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا اور خلافت کا نظام ہم میں موجود ہے اور ہم ایک نظام کے تحت چل رہے ہیں۔ روزوں کے ساتھ تقویٰ کے معیاروں کو بلند کرنے کی طرف توجہ دلا کر اللہ تعالیٰ نے ہر فرد کی ذمہ داری لگا دی ہے کہ جماعت کی برکات سے، خلافت کی برکات سے حصہ لینے کے لئے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا صحیح فائدہ اٹھانے کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہونے کا صحیح فیض پانے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کے لئے تقویٰ شرط ہے اور یہ رمضان کا مہینہ اس تقویٰ میں ترقی کا ایک ذریعہ ہے۔ پس اس سے فائدہ اٹھا لو جتنا اٹھا سکتے ہو۔ اس لئے ہر فرد جماعت کو اور ہر مومن بننے والے کی خواہش رکھنے والے کو اپنے انفرادی جائزے لیتے ہوئے تقویٰ کے معیاروں کو اونچا کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے یہ رہنمائی فرمائی کہ فرمایا: وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (الانعام: 156) اور یہ قرآن ایسی کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے اور یہ برکت والی ہے۔ پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

پس اگر رمضان سے فیض پانا ہے، اگر اپنے بہتر انجام کو دیکھنا ہے، اگر فلاح کے دروازے اپنے اوپر کھلوانے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے اور ان لوگوں کی طرح نہیں ہونا جن کا کوئی رہنما نہیں ہے، جو بکھرے ہوئے ہیں اور ہر اس شخص کے دھوکے میں آ جاتے ہیں جو اسلام کے نام پر اور دین کے نام پر ان کے جذبات بھڑکا دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن پر عمل کرو۔ اس کے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان حکیم چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS · LJ · SIGN OF PURITY
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

احکامات کو دیکھو۔ ان کا حقیقی اِدراک حاصل کرو۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو بھیجا ہے تو ان کی نظر سے قرآن کریم کے احکامات کو غور سے دیکھو کہ وہی اللہ تعالیٰ نے سکھائے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی عشق اور پیروی میں سکھائے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو قرآن کریم کے سات سو حکموں میں سے کسی ایک حکم کو بھی چھوڑتا ہے جان بوجھ کر اس کی طرف توجہ نہیں دیتا تو پھر ایسا شخص آپ کی جماعت اور آپ کی بیعت میں آنے کا عبث دعویٰ کرتا ہے۔ (ماخوذ از کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)۔ یہ الفاظ میرے ہیں لیکن مضمون کا مفہوم یہی ہے۔ آپ اسے اپنی جماعت میں شامل نہیں سمجھتے تھے۔

پس جیسا کہ میں پہلے ایک اقتباس میں پڑھ آیا ہوں کہ یہ بڑے خوف کا مقام ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے۔ بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے رحم کے دروازے ان پر ہمیشہ کھلے رہیں گے اور کھلتے چلے جائیں گے جو تقویٰ پر چلتے ہوئے میرے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ پس اس کی برکات سے فائدہ اٹھالو۔ کسی حکم کو بھی معمولی نہ سمجھو۔ کیونکہ یہی راہ ہے جو تقویٰ پر چلانے والی اور متقی بنانے والی ہے۔ انسان بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کے بعض احکامات کو اس لئے اہمیت نہیں دیتا کہ دنیا کے فوائد اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ دولت، اولاد، تجارتیں، دنیا کی دوسری ترجیحات اس کو زیادہ پُرکشش لگتی ہیں اور وہ ان کے حصول کے لئے بعض ایسی حرکتیں کر دیتا ہے جن کا تقویٰ تو کیا، عام اخلاق سے بھی دُور کا واسطہ نہیں ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا ان عارضی دنیاوی فوائد کے لئے تم دین کو بھول رہے ہو اور میرے احکامات پر عمل نہیں کر رہے ہو۔ تم سمجھتے ہو کہ جھوٹ بول کر کسی دنیادار کی خوشامد کر کے دوسرے کے مال میں خیانت کر کے تم دنیاوی فوائد حاصل کر لو گے۔ کسی کا حق ظلم سے مار کر تم اپنی دولت میں اضافہ کر لو گے تو سنو کہ ہر قسم کا رزق اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ وہ سب دولتوں کا سرچشمہ ہے۔ اگر خدا نہ چاہے تو تم یہ دولت کبھی حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر تم عارضی طور پر یہ حاصل کر بھی لو تو یہ دولت تمہارے لئے خیر نہیں، شرّ بن جائے گی۔ انجام کار تم خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آؤ گے۔ پس اگر تم اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حلال رزق کی تلاش کرو اور حلال رزق متقیوں کو ہی ملتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور ایسے راستوں سے آتا ہے جس کا ایک عام انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۔ وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ۔ وَمَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ (الطلاق: 3۔4) جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا اور اس کو وہاں سے سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اس کو خیال بھی نہیں ہوگا اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے وہ اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

’’ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفّل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا: وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ۔ ،، فرمایا کہ ’’جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں۔ یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اس کا کام نہیں چل سکتا اس لئے دروغگوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا ہے اور اسے ایسے موقع سے بچا لیتا ہے جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں‘‘۔ (اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے لئے جو متقی ہوں موقع ہی نہیں آنے دیتا جو جھوٹ بولنے پر مجبور کرنے والے ہوں) فرمایا کہ ’’یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اسے چھوڑ دیا۔ جب رحمان نے چھوڑ دیا یعنی خدائے رحمان نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا‘‘۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ صفحہ 34)

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ جھوٹا نہیں ہو سکتا کہ مَیں اپنی جناب سے متقی کو رزق دیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں (یہ الفاظ میرے ہیں) کہ جو تقویٰ کا دعویٰ کر کے پھر رزق سے تنگ ہیں۔ دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ متقی ہیں، تقویٰ پر چلنے والے ہیں اور رزق میں بھی تنگی ہے تو پھر یا ان کی دنیاوی خواہشات بہت بڑھی ہوئی ہیں اور پوری نہیں ہو رہیں یا تقویٰ کا دعویٰ غلط ہے۔ ان کا تقویٰ پر عمل کرنے کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ تقویٰ پر چلنے کا دعویٰ غلط ہے۔ خدا تعالیٰ کی بات بہر حال غلط نہیں ہو سکتی۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 244۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ یوکے)

آپ نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ لوگ بعض دفعہ کہہ دیتے ہیں کہ کفّار کے پاس، دنیاداروں کے پاس بڑی دولت ہے جو دین سے دور ہٹے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی یہ کہے کہ کفار کے پاس بھی بڑا مال اور دولت ہے اور وہ عیش و عشرت میں منہمک اور مست رہتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ دنیا کی آنکھ میں بلکہ ذلیل دنیاداروں کی آنکھ میں خوش معلوم دیتے ہیں مگر درحقیقت وہ ایک جلن اور دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 421۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ یوکے)

اور تجربات سے ثابت ہے کہ دنیاداری نے ان کو بے چین کیا ہوا ہے۔ اور اسی وجہ سے انہوں نے اپنے سکون کے لئے مختلف طریقے اپنائے ہوئے ہیں۔ نشوں میں گرفتار لوگوں کی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ دنیاداری کی خواہشات جو ہیں وہ پوری نہیں ہوتیں اس کی وجہ سے بے چینی ہے، بے سکونی ہے۔ اس کے سکون کے لئے وہ نشے کرتے ہیں۔

پس اگر کوئی شخص حقیقت میں متقی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کر رہا ہے تو تھوڑے سے بھی اس کو سکون مل جاتا ہے۔ غیر ضروری خواہشات کا نہ ہونا بھی تو اللہ تعالیٰ کا ایک احسان ہے، فضل ہے۔ پس ایک احمدی کو اس طرف بھی نظر رکھنی چاہئے کہ رمضان میں اپنے تقویٰ کو اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جہاں دنیاوی لذات اور خواہشات اس حد تک ہوں جہاں تک خدا تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے اور مال و دولت کا حصول ہو تو وہ بھی تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے ہو۔ اور پھر ایسے مال دار متقی اپنی دولت بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔

کل یا پرسوں ہی مَیں ایک کتاب دیکھ رہا تھا۔ بشیر رفیق صاحب نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق لکھی ہوئی ہے۔ اس میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک سیاسی لیڈر بڑے امیر تھے۔ یہاں آ کر لندن میں ہوٹل میں ٹھہرتے تھے اور ایک پورا وِنگ ہوٹل کا بُک کرا لیا کرتے تھے۔ اپنی فیملی کے ساتھ آتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ آئے تو فیملی نہیں تھی۔ اکیلوں نے وِنگ بُک کرا لیا اور انہوں نے کہا میرے پاس بڑی دولت ہے اور میں گُھٹ کے کمروں میں نہیں رہ سکتا تو میں نے تو پورے کا پورا وِنگ کرایا ہوا ہے۔ چوہدری صاحب سے انہوں نے پوچھا کہ آپ کہاں رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں یہاں مشن ہاؤس کے فلیٹ میں کمرے میں بشیر رفیق صاحب کے ساتھ رہتا ہوں اور کھانا بھی ان کے ساتھ کھاتا ہوں۔ کہنے لگے کہ اتنا پیسہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے تو کیوں آپ تنگی کرتے ہیں۔ خرچ کریں۔ جس طرح میرے پاس دولت ہے مَیں خرچ کرتا ہوں۔ آپ کے پاس بھی دولت ہے خرچ کریں۔ تو چوہدری صاحب پہلے تو سنتے رہے۔ پھر کہنے لگے کہ تم تو فضول خرچی کرتے ہو لیکن میں اگر پیسے بچاتا ہوں تو اس سے میں طلباء کی تعلیم کے اوپر خرچ کر رہا ہوں۔ ضرورتمندوں کی ضرورتیں پوری کر رہا ہوں اور بے انتہا ایسے لوگوں پر خرچ کر رہا ہوں جو مجبور ہیں۔ پس جو سکون مجھے یہ خرچ کر کے ملتا ہے وہ تمہیں دنیا داروں کو نہیں مل سکتا۔ چوہدری صاحب نے انہیں کہا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ کاش تمہیں بھی اس سکون کا پتا لگ جائے پھر تم یہ جو اپنی دولت خرچ کر رہے ہو، لُٹا رہے ہو تم اس کو اپنے اوپر لُٹانا حقیر سمجھو گے اور یہی تمہاری خواہش ہوگی کہ غریبوں کی ضروریات پوری کروں۔

(ماخوذ از چند خوشگوار یادیں از بشیر احمد رفیق صاحب صفحہ 360 تا 362 مطبوعہ قادیان 2009ء)

پس یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کما کر بھی دنیا سے بے رغبتی کی ہے اور ایسے ہی متقی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دونوں جہان میں جنتوں کی بشارتیں دی ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم اس رمضان کے روزوں سے ایسا فیض پانے والے ہوں جو تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کو مستقل ہماری زندگی کا حصہ بنا دے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے دونوں جہان کی جنتوں سے حصہ پانے والے ہوں۔ ہمارا اس دنیا کا بھی انجام بخیر ہو۔ آخرت کا بھی انجام بخیر ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر اسلام کی حقیقی تصویر بننے کی کوشش کرنے والے ہوں۔ اسلام کے خلاف دشمن کے ہر حملے کو اپنے قول، اپنے عمل اور اپنی دعاؤں کو انتہا تک پہنچا کر رد کرنے والے ہوں۔ اس کو اس پر الٹانے والے ہوں۔

آج اسلام کے خلاف جو شیطانی قوتیں جمع ہو گئی ہیں ان کا مقابلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نے ہی کرنا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا اسلام کے خلاف یہ آج ایسے منصوبے بنا رہے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح انمسلمان ملکوں کو جال میں پھنسا کر ان پر حملہ کرو۔ عامۃ المسلمین کو اس چال کی سمجھ نہیں آ رہی اور عموماً تو شاید نہیں لیکن شاید بعض، ایک آدھ کوئی لیڈر ہو جو نیک نیت بھی ہوں تو ان کو بھی سمجھ نہیں آ رہی اور سمجھتے ہیں کہ غیروں کی مدد لے کر وہ کامیاب ہو رہے ہیں لیکن حقیقت میں وہ اس جال میں پھنستے چلے جا رہے ہیں جہاں ان کو اپنی بربادی کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔

ہمارے سمجھانے سے تو ان کو سمجھ نہیں آتی۔ کوئی اثر ان پر نہیں ہوتا۔ جو امّت مسلمہ کے ہمدرد بلکہ بے چین ہو کر درد رکھنے والے ہیں ان کے یہ لوگ خلاف ہیں۔ پس اس کا علاج دعا کے علاوہ کچھ نہیں۔ اس رمضان میں دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا بھی کریں اور اُمّت مسلمہ کے لئے بھی رحم مانگیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرتے ہوئے ان کو عقل دے۔ جہاں جہاں احمدیوں پر ظلم ہو رہے ہیں ان ظلموں سے بچنے کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو ان ظلموں سے بچائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس رمضان میں ہمیں حقیقی تقویٰ عطا کرے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور اس کی مدد اور فضل سے مخالفین دین اور دشمنان اسلام کو خائب و خاسر ہوتا دیکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ رمضان میں ہمارے اندر ایک حقیقی انقلاب پیدا کر دے۔

❀❀❀

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2014ء

❁ دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کی اکثریت ایسی ہے جو اللہ اللہ تو کرتی ہے لیکن نہ ہی انہیں اللہ تعالیٰ کی حقیقت معلوم ہے نہ ہی انہیں اللہ کی معرفت حاصل ہے۔ نہ ہی انہیں محبت الٰہی کے حصول کے طریق کا ادراک ہے۔ نہ انہیں یہ پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے۔ نہ انہیں یہ پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات کس طرح ظاہر ہوتے ہیں یا اس زمانے میں بھی ہو سکتے ہیں یا پرانے قصے ہی تھے۔

❁ آج اس زمانے میں یہ احمدی مسلمان ہیں جو ان باتوں کا صحیح ادراک رکھ سکتے ہیں اور رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں ان باتوں کی حقیقت کھول کر بیان فرمائی ہے۔ پس اس حقیقت کو جاننا ہر احمدی کے لئے بہت ضروری ہے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں مزید فہم و ادراک حاصل کرے اور اس میں بڑھتا چلا جائے تا کہ خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا ہو۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ جرمنی سے اختتامی خطاب)

❁ مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والی نومبائع خواتین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات- حضور نے خواتین کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے اور اُن کی درخواست پر بہتوں کے اسلامی نام تجویز فرمائے- ملاقات کے اختتام پر انتہائی جذباتی مناظر دیکھنے میں آئے نومبائع خواتین اس سعادت پر بیحد خوش تھیں اور فرط جذبات سے بعض کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے

❁ نومبائع احباب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات- حضور ایدہ اللہ نے سوال کرنے والے احباب کے جوابات عطا فرمائے اور انہیں زرّیں نصائح سے نوازا۔

❁ میں احمدیت کے ہر مخالف کو کہتا ہوں کہ اگر وہ جلسہ کا ماحول دیکھ لیں اور ایک بار آ کر جلسہ میں شرکت کر لیں تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ مخالفت چھوڑ دیں گے

❁ یہی وہ حقیقی اور سچی جماعت ہے جس کی مجھے تلاش تھی اور یہی جماعت احمدیہ میرے سب سوالوں کا جواب ہے۔

❁ خدا کی قسم! آج کا دن میری زندگی کا خوبصورت ترین دن ہے۔ میں اپنے دل کا حال زبان سے بیان نہیں کر پا رہا۔ خلیفہ کو قریب سے دیکھ کر میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں اور میرا دل اس ماحول سے الگ ہونا نہیں چاہ رہا۔

❁ ہم نے تینوں دن اللہ تعالیٰ اس کے رسول ﷺ اور قرآن کریم کی باتوں کے علاوہ کچھ نہیں سنا اور ایک ایسا روحانی ماحول جو ہم نے اور کہیں نہیں دیکھا جو اسلام کی سچی اور صحیح تعلیم احمدی پیش کر رہے ہیں وہ کوئی اور نہیں پیش کر سکتا۔ جو لوگ اسلام سے ایسی سچی محبت کرتے ہوں وہ کیسے کافر ہو سکتے ہیں۔؟

(جلسہ میں شامل ہونے والے دوستوں کے ایمان افروز تاثرات)

جلسہ کی مجموعی حاضری 33171 تھی جس میں سے مستورات کی حاضری 16036 اور مرد حضرات کی حاضری 17135 رہی- اس کے علاوہ 1007 (ایک ہزار سات) کی تعداد میں تبلیغی مہمان شامل ہوئے۔ اس جلسہ میں 72 ممالک کی نمائندگی ہوئی اور 3207 مہمان کرام مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے

15 جون 2014 بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ پروگرام کے مطابق چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق بیعت کی تقریب ہوئی۔ یہ ایک عالمی بیعت تھی جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ لائیو نشر ہوئی اور دنیا کے تمام ممالک میں آباد احمدیوں نے اس مواصلاتی رابطے کے ذریعہ اپنے پیارے آقا کی بیعت کی سعادت پائی۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر جرمنی، امریکہ، ہالینڈ، میسیڈونیا، سربیا، فلسطین، سیریا، بیلجیئم، کوسووو، ایران، رشیا، سپین، ترکی، یمن، مراکش، البانیا اور انڈیا سے تعلق رکھنے والے 183 افراد نے بیعت کی سعادت پائی۔

بیعت کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کی اختتامی تقریب کیلئے جونہی سٹیج پر تشریف لائے تو ساری جلسہ گاہ فلک شگاف نعروں سے گونج اُٹھی اور احباب جماعت نے بڑے پرجوش انداز میں نعرے بلند کئے۔

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ ذاکر مسلم صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم عبدالباسط طارق صاحب مبلغ جرمنی نے پیش کیا بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

ہمیں اُس یار سے تقویٰ عطا ہے
نہ یہ ہم سے کہ احسان خدا ہے

عزیزم مرتضیٰ خان صاحب نے خوش الحانی سے پیش کیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلباء کو سندات اور میڈل عطا فرمائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک سے درج ذیل خوش نصیب طلباء نے تعلیمی ایوارڈ حاصل کئے۔

❁ ڈاکٹر مرزا نعمان احمد۔ پی ایچ ڈی ایگریکلچر۔ ❁ ڈاکٹر ودود حق۔ پی ایچ ڈی بیالوجی۔ ❁ ڈاکٹر محمد احسن۔ پی ایچ ڈی میتھے میٹکس۔ ❁ نعمان احمد۔ ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن ان پرفارمنس مینجمنٹ۔ ❁ شہزاد احمد کھوکھر۔ ماسٹرز آف سائنس ان بیالوجی۔ ❁ محمد لقمان مجوکہ۔ ماسٹرز آف آرٹس ان اسلامک سٹڈیز۔ ❁ عطاء الرحمن۔ ماسٹرز آف سائنس ان کمیونیکیشن اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی۔ ❁ صفی اللہ صابر۔ ماسٹرز آف سائنس ان انٹرنیشنل مینجمنٹ ❁ امر احمد خان۔ ماسٹرز آف سائنس ان سٹریٹیجک انفارمیشن مینجمنٹ۔ ❁ اہر محمود اعوان۔ ماسٹرز آف آرٹس ان ہائر ایجوکیشن مینجمنٹ۔ ❁ عمر فاروق۔ ماسٹرز آف سائنس سپیشلائزیشن ان اکاؤنٹنگ ❁ احمد ندیم۔ ماسٹرز آف سائنس ان آئی ٹی مینجمنٹ۔ ❁ مبشر احمد خان۔ ماسٹرز آف سائنس اکاؤنٹنگ، آڈیٹنگ اینڈ ٹیکسیشن۔ ❁ ڈاکٹر انصار حیات چٹھہ۔ کنسلٹنٹ سپیشلسٹ ان کارڈیالوجی۔

ایاز احمد۔ میڈیکل۔ ❁ ڈاکٹر رضوان صفدر۔ میڈیکل۔ ڈاکٹر راشد محمود۔ میڈیکل۔ ❁ مامون چوہدری۔ ماسٹرز ان لاء اینڈ بیرسٹرایٹ لاء۔ ❁ نوید علی منصور۔ ماسٹر ان لاء۔ ❁ رمیض جاوید۔ ماسٹر اِن لاء ❁ حماد احمد۔ ماسٹر ان سول انجینئرنگ۔ ❁ سجاول احمد۔ بیچلر آف سائنس ان

کمپیوٹر سائنس۔ ❁عمیر جمیل۔ بیچلر آف سائنس ان اِکاؤنٹنگ، آڈیٹنگ، اینڈ ٹیکسیشن۔ ❁عبد الصمد۔ بیچلر آف سائنس ان کیمیکل انجینئرنگ۔ ❁سعادت احمد۔ بیچلر آف آرٹس آف اورینٹل سٹڈیز۔ ❁مد انعام۔ بیچلر آف آرٹس ایجوکیشنل سائنس۔ ❁ مان عارف۔ بیچلر آف سائنس ان ایگریکلچرز اینڈ پلانٹ بریڈنگ۔ ❁ عثمان احمد۔ بیچلر ان سپیس سائنس وِد آنرز۔ ❁مد ابراہیم۔ بیچلر آف سائنس ان الیکٹرانک انجینئرنگ۔ ❁ فیضان خلیل۔ بیچلر آف سائنس ان انڈسٹریل انجینئرنگ۔ ❁ فاروق احمد۔ بیچلر آف آرٹس ان سوشل ورک۔ ❁عدنان عظیم حکیم۔ بیچلر آف آرٹس پبلک ایڈمنسٹریشن۔ ❁سہیل احمد۔ بیچلر آف انجینئرنگ۔ ایز انڈسٹریل انجینئر۔ ❁عمیر ظفر بلوچ۔ بیچلر آف سائنس ان کمپیوٹر سائنس۔ ❁محمد ابوبکر کاہلوں۔ بیچلر آف انجینئرنگ ایز انڈسٹریل انجینئر۔ ❁ نعمان محمود۔ انٹرنیشنل بیچلر آف آرٹس اِن اسلامک سٹڈیز۔ ❁ طٰہٰ احمد قمر۔ بیچلر آف سائنس ان آرکیٹیکچر اینڈ اَربن پلاننگ۔ ❁ طاہر حیات مربی سلسلہ۔ ڈگری ان اُذبک لینگویج اینڈ لٹریچر۔ ❁ وقاص عباس۔ بیچلر ان کمپیوٹر سسٹم انجینئرنگ وِد آنرز۔ ❁ رشید احمد شفیق۔ آبی ٹوئر ❁شہزام احمد۔ آبی ٹوئر۔ ❁عزیز محمود۔ اے لیولز۔ ❁سرفراز احمد مربی سلسلہ۔ ایف اے تھرڈ پوزیشن فیصل آباد بورڈ۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

تقریب تقسیم ایوارڈ کے بعد 5 بجکر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی کا اختتامی خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ کا لفظ ایک ایسا لفظ ہے جسے مسلمان بہت کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ بعض کے دل کسی نعمت کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کر رہے ہوتے ہیں اور بعض عادتاً ماحول کے اثر کی وجہ سے اللہ کا نام لے رہے ہوتے ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو اپنی کمزوریوں، نااہلیوں اور سستیوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ اللہ کی تقدیر یہی تھی۔ بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تدبیر کی طرف توجہ دلا کر پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے اور توکل کرنے کا کہا ہے۔ بہرحال دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کی اکثریت ایسی ہے جو اللہ اللہ تو کرتی ہے لیکن نہ ہی انہیں اللہ تعالیٰ کی حقیقت معلوم ہے نہ ہی انہیں اللہ کی معرفت حاصل ہے۔ نہ ہی انہیں محبت الٰہی کے حصول کے طریق کا ادراک ہے۔ نہ انہیں یہ پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے۔ نہ انہیں یہ پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات کس طرح ظاہر ہوتے ہیں یا اس زمانے میں بھی ہوسکتے ہیں یا پرانے قصے ہی تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج اس زمانے میں یہ احمدی مسلمان ہیں جو ان باتوں کا صحیح ادراک رکھ سکتے ہیں اور رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں ان باتوں کی حقیقت کھول کر بیان فرمائی ہے۔ پس اس حقیقت کو جاننا ہر احمدی کے لئے بہت ضروری ہے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں مزید فہم و ادراک حاصل کرے اور اس میں بڑھتا چلا جائے تا کہ خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا ہو۔ ورنہ اسٹیج کے پیچھے اللہ کے لفظ پر مشتمل بڑا بینر لگا ہوا ہے۔ محض یہ لفظ ہمارے ایمان میں کوئی اثر نہیں پیدا کر سکتے۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اللہ صرف مسلمانوں کے لئے خالص ہے اور اس کو انہوں نے اپنی اجارہ داری بنا لیا ہے جیسے ملائیشیا میں علماء نے یہ فیصلہ دیا کہ عیسائی اللہ کا لفظ استعمال نہیں کر سکتے۔ اور وہاں کی عدالت نے بھی ان کے خلاف یہ رولنگ دے کے کئی سو عیسائیوں کو سزا دے دی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا ، اللہ کے لفظ کا اللہ کی ہستی کا ، اللہ تعالیٰ کی محبت کا اور اس سے تعلق پیدا کرنے کا نہ انہیں پتا ہے نہ وہ پتا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بالکل سطحی طور پر اللہ اللہ کئے جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پیش کروں گا جن میں اللہ تعالیٰ کی حقیقت ، اللہ تعالیٰ کی معرفت ، اللہ تعالیٰ سے محبت ، اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کے ذرائع کے بارے میں بات کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ کی گہرائی اور اس مضمون کا اظہار ہی ہمیں خدا تعالیٰ کا صحیح ادراک عطا کر سکتا ہے اور اس کا قرب حاصل کرنے والا بنا سکتا ہے اور ہم ان مقاصد کو حاصل کر سکتے ہیں جو ہماری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی ہمیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ یا 'اللہ' خدا تعالیٰ کا ذاتی نام ہے جو تمام صفات کا جامع ہے اور کسی دوسرے مذہب نے خدا تعالیٰ کے اس ذاتی نام سے ہمیں آگاہی نہیں دی یا اپنے ماننے والوں کو آگاہی نہیں دی اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر خدا کو پہچاننے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ پس ہمیں آپ کے کلام سے فیض پاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حقیقت معرفت محبت اور قربت کے حصول کے طریق کا ادراک حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اس لئے میں نے آج یہ اقتباسات لئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیا کو اللہ تعالیٰ کی حقیقت بتانے کے بارے میں آپ کس قدر بے چین تھے اس کا اظہار اس ارشاد سے ہوتا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گذرانی پر میری جان گھٹتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پر ہو جائیں۔

پھر اپنے ساتھ اللہ تعالیٰ کے تعلق کو بیان فرماتے ہوئے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’وہ خدا جو تمام نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ پر بمقام طور ظاہر ہوا اور حضرت مسیح پر شعیر کے پہاڑ پر طلوع فرمایا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر فاران کے پہاڑ پر چمکا وہی قادر قدوس خدا میرے پر تجلی فرما ہوا ہے اس نے مجھ سے باتیں کیں اور مجھے فرمایا کہ وہ اعلیٰ وجود جس کی پرستش کیلئے تمام نبی بھیجے گئے ہیں میں ہوں۔ میں اکیلا خالق اور مالک ہوں اور کوئی میرا شریک نہیں اور میں پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہوں اور میرے پر ظاہر کیا گیا (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر) کہ جو کچھ مسیح کی نسبت دنیا کے اکثر عیسائیوں کا عقیدہ ہے یعنی تثلیث و کفارہ وغیرہ یہ سب انسانی غلطیاں ہیں اور حقیقی تعلیم سے انحراف ہے۔ خدا نے اپنے زندہ کلام سے بلا واسطہ مجھے یہ اطلاع دی ہے اور مجھے اس نے کہا ہے کہ اگر تیرے لئے یہ مشکل پیش آوے کہ لوگ کہیں کہ ہم کیونکر سمجھیں کہ تو خدا کی طرف سے ہے تو انہیں کہہ دے کہ اس پر یہ دلیل کافی ہے کہ اس کے آسمانی نشان میرے گواہ ہیں۔

دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ پیش از وقت غیب کی باتیں بتلائی جاتی ہیں اور وہ اسرار جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں وہ قبل از وقت ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اور دوسرا یہ نشان ہے کہ اگر کوئی ان باتوں میں مقابلہ کرنا چاہے مثلاً کسی دعا کا قبول ہونا اور پھر پیش از وقت اس قبولیت کا علم دئے جانا یا اور غیبی واقعات معلوم ہونا جو انسان کی حد علم سے باہر ہیں تو اس مقابلہ میں وہ مغلوب رہے گا۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی آپ کے مقابلے پر نہیں آیا اور جو آئے وہ مغلوب ہوئے ذلیل ہوئے خوار ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو عبرت کا نشان بنایا۔ پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ سے کس طرح تعلق جوڑا جاسکتا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’سچا خدا وہی خدا ہے جس کی غیر متبدّل صفات قدیم سے آئینہ عالم میں نظر آ رہی ہیں اور جس کو ان باتوں کی حاجت نہیں کہ کوئی اس کا بیٹا ہو اور خودکشی کرے۔ تب لوگوں کو اس سے نجات ملے بلکہ نجات کا سچا طریق قدیم سے ایک ہی ہے۔ جو حدیث اور بناوٹ سے پاک ہے (یعنی باتوں وغیرہ سے اور بناوٹ سے پاک ہے) جس پر چلنے والے حقیقی نجات کو اور اس کے ثمرات کو اِسی دنیا میں پالیتے ہیں اور اس کے سچے نمونے اپنے اندر دیکھتے ہیں یعنی وہ سچا طریق یہی ہے کہ الٰہی منادی کو قبول کر کے اس کے نقشِ قدم پر ایسا چلیں کہ اپنی نفسانی ہستی سے مر جائیں اور اس طرح اپنے لئے آپ فدیہ دیں اور یہی طریق ہے جو خدا تعالیٰ نے ابتدا سے حق کے طالبوں کی فطرت میں رکھا ہے (یعنی اپنی نفسانی ہستی کو بالکل ختم کریں اور خدا تعالیٰ کے احکام کے آگے اپنا سب کچھ ڈال دیں اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دیں۔ یہی طریق ہے جو خدا تعالیٰ نے ابتدا سے حق کے طالبوں کی فطرت میں رکھا ہے (اور قدیم سے اور جب سے کہ انسان بنایا گیا ہے اور اس روحانی قربانی کا سامان اس کو عطا کر دیا گیا ہے اور اس کی فطرت اس سامان کو اپنے ساتھ لائی ہے اور اسی پر متنبہ کرنے کیلئے ظاہری قربانیاں بھی رکھی گئی ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے کبھی کسی چیز پر ایسا تعجب نہیں کیا جیسا کہ ان لوگوں کی حالت پر تعجب کرتا ہوں کہ جو کامل اور زندہ اور حی و قیوم خدا کو چھوڑ کر ایسے بے ہودہ خیالات کے پیرو ہیں اور اس پر ناز کرتے ہیں۔‘‘

پھر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ انسان کو خدا تعالیٰ کی حقیقی پہچان اور اس سے سچا تعلق کس طرح ہوسکتا ہے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’ایسا ہی قرآن شریف میں وارد ہے کہ خدا کی ذات ہر یک عیب سے پاک ہے اور ہر ایک نقصان سے مبرا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ انسان بھی اس کی تعلیم کی پیروی کر کے عیبوں سے پاک ہو اور وہ فرماتا ہے۔ مَنْ کَانَ فی ھذہ اعمیٰ فھوفی الاخرۃ اعمیٰ یعنی جو شخص اس دنیا میں اندھا رہے گا اور اس ذات کا اس کو دیدار نہیں ہوگا وہ مرنے کے بعد بھی اندھا ہی ہوگا اور تاریکی اس سے جدا نہیں ہوگی کیونکہ خدا کے دیکھنے کے لئے اسی دنیا میں حواس ملتے ہیں اور جو شخص ان حواس کو دنیا سے ساتھ نہیں لے جائے گا وہ آخرت میں بھی خدا کو دیکھ نہیں سکے گا اس آیت میں خدا تعالیٰ نے صاف سمجھا دیا ہے کہ وہ انسان سے کس ترقی کا طالب ہے اور انسان اس کی تعلیم کی پیروی سے کہاں تک پہنچ سکتا ہے۔ پھر اس کے بعد وہ قرآن شریف میں اس تعلیم کو پیش کرتا ہے جس کے ذریعہ سے اور جس پر عمل کرنے سے اِسی دنیا میں دیدارِ الٰہی میسر آ سکتا ہے جیسا

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

کہ وہ فرماتا ہے۔

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا یعنی جو شخص چاہتا ہے کہ اس دنیا میں اس خدا کا دیدار نصیب ہوجائے جو حقیقی خدا اور پیدا کنندہ ہے پس چاہئے کہ وہ ایسے نیک عمل کرے جن میں کسی قسم کا فساد نہ ہو یعنی عمل اس کے نہ لوگوں کے دکھلانے کیلئے ہوں نہ ان کی وجہ سے دل میں تکبر پیدا ہو کہ میں ایسا ہوں اور ایسا ہوں اور نہ وہ عمل ناقص اور ناتمام ہوں اور نہ ان میں کوئی ایسی بدبو ہو جو محبت ذاتی کے برخلاف ہو بلکہ چاہئے کہ صدق اور وفاداری سے بھرے ہوئے ہی ہوں اور ساتھ اس کے یہ بھی چاہئے کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو۔ نہ سورج نہ چاند نہ آسمان کے ستارے نہ ہوا نہ آگ نہ پانی نہ کوئی اور زمین کی چیز معبود ٹھہرائی جائے اور نہ دنیا کے اسباب کو ایسی عزت دی جائے اور ایسا ان پر بھروسہ کیا جائے کہ گویا وہ خدا کے شریک ہیں اور نہ اپنی ہمت اور کوشش کو کچھ چیز سمجھا جائے کہ یہ بھی شرک کے قسموں میں سے ایک قسم ہے بلکہ سب کچھ کرکے یہ سمجھا جائے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ اور نہ اپنے علم پر کوئی غرور کیا جائے اور نہ اپنے عمل پر کوئی ناز۔ بلکہ اپنے تئیں فی الحقیقت جاہل سمجھیں اور کاہل سمجھیں اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ہر ایک وقت روح گری رہے اور دعاؤں کے ساتھ اس کے فیض کو اپنی طرف کھینچا جائے اور اس شخص کی طرح ہوجائیں کہ جو سخت پیاسا اور بے دست و پا بھی ہے اور اس کے سامنے ایک چشمہ نمودار ہوا ہے۔ نہایت صاف اور شیریں۔ پس اس نے افتاں و خیزاں بہرحال اپنے تئیں اس چشمہ تک پہنچا دیا۔''

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارے میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کردیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔ پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کرسکتا ہے بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں۔ اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اس تک پہنچنے کیلئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ مکمل خطاب حسب طریق علیحدہ شائع ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

❁۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی کی حاضری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال جلسہ کی مجموعی حاضری 33171 ہے جس میں سے مستورات کی حاضری 16036 اور مرد حضرات کی حاضری 17135 ہے اس کے علاوہ 1007 (ایک ہزار سات) کی تعداد میں تبلیغی مہمان شامل ہوئے۔

❁۔اس جلسہ میں 72 ممالک کی نمائندگی ہوئی اور 3207 مہمان کرام مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے۔

❁۔بعدازاں افریقن احمدی احباب نے اپنے مخصوص روایتی انداز میں اپنا پروگرام پیش کیا اور کلمہ طیبہ کا ورد کیا۔

❁۔پھر عرب احمدی احباب نے آنحضرت ﷺ کی مدح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی قصیدہ بڑے روح پرور انداز میں پیش کیا۔

❁۔اس کے بعد ملک میسیڈونیا سے آئے ہوئے احمدی احباب نے اپنی ملکی میسیڈونین زبان میں ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پیش کی۔ گزشتہ سال انہوں نے ایک نظم حضور انور کے ساتھ ملاقات کے دوران پیش کی تھی۔ لیکن امسال یہ پہلا موقع تھا کہ میسیڈونیا کے احمدی احباب نے جلسہ سالانہ جرمنی میں اپنا یہ پروگرام پیش کیا۔

میسیڈونین زبان میں جو نظم پیش کی گئی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

اس بات کا اعلان کرو کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے

اور اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ حضرت نبی کریم ﷺ اس کے محبوب ہیں۔ ہمارا دین اسلام ہے، ہماری نجات اسلام میں ہے۔ اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ صرف اللہ سے محبت کریں۔ اسلام پر ایک ایسا زمانہ آیا کہ وہ کمزور ہوگیا۔ پھر امام مہدی تشریف لائے اور اسلام کو دوبارہ زندہ کردیا۔ اللہ سے ایسے محبت کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ لیکن اگر آپ اللہ کو نہیں دیکھ سکتے تو وہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔ اے ایماندارو اللہ سے ڈرو۔ اور احمدی مسلمان ہونے کے علاوہ کبھی تمہاری موت واقع نہ ہو۔ اس کے بعد خدام کے ایک گروپ نے جرمن زبان میں دعائیہ نظم ترنم کے ساتھ پیش کی۔ بعد ازاں واقفین نو بچوں نے دعائیہ نظم اور ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد خدام کے ایک گروپ نے دعائیہ نظم ''ہے دست قبلہ نما لاالہ الا اللہ'' پیش کی۔

اس کے بعد مجلس انصار اللہ کے ایک گروپ نے ایک نظم پیش کی اور بعدازاں آخر پر جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء نے ترانہ پیش کیا۔ بڑے روح پرور ماحول میں یہ نظمیں اور ترانے پیش کئے جارہے تھے۔

جونہی یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا احباب جماعت نے بڑے ولولہ اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کئے اور سارا ماحول نعروں کی صدا سے گونج اٹھا۔ ہر چھوٹا بڑا، جوان بوڑھا اپنے پیارے آقا سے اپنی عقیدت اور محبت اور فدائیت کا اظہار کررہا تھا۔ یہ جلسہ کے اختتام کے الوداعی لمحات تھے اور دل جذبات سے بھرے ہوئے تھے اور آنکھیں پرنم تھیں۔ اس ماحول میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کرکے، اپنے عشاق کو السلام علیکم اور خدا حافظ کہا اور نعروں کے جلو میں جلسہ گاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کیلئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

❁۔پروگرام کے مطابق ساڑھے سات بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والی نومبائع خواتین نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان خواتین کی تعداد 29 تھی اور نو بچیاں بھی ان کے ساتھ شامل تھیں اور ان کا تعلق جرمنی، سپین، فرانس، رومانیہ، رشیا، سینیگال، بوزنیا اور پاکستان سے تھا۔ اور ان میں سے سات خواتین نے آج ہی بیعت کی تقریب میں شامل ہوکر بیعت کرنے کی سعادت پائی تھی۔

❁۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر کہ نومبائعات کہاں کہاں سے آئی ہیں۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی نے بتایا کہ اکثریت جرمنی سے ہے اس کے علاوہ بعض دوسرے ممالک سے بھی آئی ہیں۔

❁۔حضور انور نے دریافت فرمایا آپ کو جلسہ کیسا لگا۔ اس پر ایک پولش نژاد خاتون اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے انتہائی جذباتی ہوگئیں۔ نیز بتایا کہ وہ عرصہ ڈیڑھ سال سے احمدی ہیں۔ میرے لئے وہ بڑا خاص لمحہ تھا جب میں نے احمدیت کے بارہ میں سنا اور پھر احمدیت قبول کی۔

❁۔مراکش سے آنے والی ایک خاتون نے بتایا کہ سب سے پہلے ان میاں بیوی نے بیعت کی تھی اور اب ان کے علاقہ میں بارہ بیعتیں ہوچکی ہیں۔ موصوفہ نے دعا کی درخواست کی کہ اب وہاں تبلیغ کیلئے مزید رستے کھلیں۔

ایک جرمن نومبائع بہن نے بتایا کہ اُس نے 2012ء میں بیعت کی تھی اپنا نام بتاتے ہوئے اس نے کہا کہ میرا نام لنڈا ہے اور میں اسلامی نام رکھنا چاہتی ہوں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت علینہ نام تجویز فرمایا۔

❁۔ایک جرمن خاتون جس کا نام جیسیکا تھا، موصوفہ کی درخواست پر حضور انور نے اس نومبائع خاتون کا نام یاسمین تجویز فرمایا:

❁۔ایک اور نومبائع خاتون نے عرض کیا کہ میرا نام Najah ہے اور میں بھی اسلامی نام رکھنے کی درخواست کرتی ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کے والدین نے آپ کا جو نام رکھا وہ ٹھیک ہے بعدازاں حضور انور نے لفظ نجاح کی مختصراً وضاحت فرمائی۔

❁۔نیشنل صدر صاحبہ لجنہ جرمنی نے نومبائع خاتون Lora کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ان کے والد کا تعلق سپین سے ہے اور والدہ اٹلی سے ہیں اور لورا صاحبہ نے جلسہ کے دوران اردو ترانے ہمارے ساتھ پڑھے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کیا آپ جانتی ہیں کہ برطانیہ میں نیشنل سیکرٹری نومبائعات برٹش انگریز ہیں اور دو ماہ قبل انہوں نے بیعت کی ہے اور جماعت کے نظام میں مدغم ہوگئی ہیں اور بہت کچھ سیکھ رہی ہیں۔ نئے آنے والوں کیلئے ایک مثال ہیں۔

ایک نومبائع خاتون جو امریکن اور جرمن نژاد ہیں نے حضور انور کی خدمت میں سوال کیا کہ انہوں نے اپنی تعلیم انگریزی میں مکمل کی ہے اور اب وہ چھ سے گیارہ ماہ کے لئے انڈیا میں انگریزی زبان سکھانے کیلئے جانا چاہتی ہے تو کیا یہ جماعت کے ساتھ بہتر ہے اس تنظیم کے ساتھ جن کے ذریعہ جانا چاہتی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کیا آپ قادیان جائیں گی وہاں پر ہمارے پرائمری اور سیکنڈری سکول ہیں۔ آپ انہیں انگریزی سکھا سکتی ہیں۔ اللہ کے فضل سے آپ اپنے ٹیچنگ کے تجربہ سے قادیان میں خدمت کرسکتی ہیں۔

ایک خاتون نے سوال کیا کہ کیا نیل پالش لگا سکتے ہیں؟

❁۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ نیل پالش اور ناخن کے درمیان کوئی گندگی نہیں ہوتی۔ غیر احمدیوں میں یہ غلط کنسیپٹ ہے کہ نیل پالش لگی ہو تو وضوء نہیں ہوتا۔ اسلام میں کہیں ایسا نہیں ہے۔

❁۔ایک نواحمدی خاتون کا نام Liva تھا۔ موصوفہ نے اپنا اسلامی نام تجویز کرنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس کا نام نائلہ تجویز فرمایا۔

اسی طرح ایک بوزنین نژاد احمدی خاتون Areia کی درخواست پر اس کا اسلامی نام عطیۃ الوہاب تجویز فرمایا۔

ایک نومبائع خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سوال کیا کہ قبول احمدیت کے بعد ان کے اپنی والدہ سے بہت اچھے تعلقات ہیں اور ان سے رابطہ رہتا ہے لیکن چونکہ وہ حجاب لیتی ہیں۔ تو ان کی والدہ انہیں یہ احساس دلاتی رہتی ہیں کہ تمہاری یہ کیسی زندگی ہے کہ کوئی ملازمت نہیں کچھ بھی نہیں۔ تو میں انہیں کیسے قائل کرسکتی ہوں؟

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوفہ نے بتایا کہ وہ غیر شادی شدہ ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مجھے امریکہ میں کسی نے سوال کیا تھا کہ جو مسلمان خواتین ہیں ان کو زبردستی حجاب پر مجبور کیا جاتا ہے۔ یہ Oppression ہے۔ اس پر میں نے کہا کہ اگر تم حجاب کے بعد شکل سے ڈپریس لگتی ہو تو oppress ہو ورنہ نہیں۔ حجاب لیکر خوش نظر آیا کرو۔

ایک اور خاتون جس کا تعلق قازقستان سے تھا نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ انہوں نے اپنے خاوند کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کی تھی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت انہیں انگوٹھی عنایت فرمائی تھی اس وقت وہ اپنا تحفہ دینا بھول گئی تھیں اور اب وہ حضور انور کی خدمت میں اپنا تحفہ پیش کرنا چاہتی ہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان کا تحفہ قبول فرمایا۔

ایک جرمن خاتون Patrica صاحبہ جو گزشتہ دو سالوں سے احمدی ہیں انہوں نے حضور انور کی خدمت میں اپنا اسلامی نام تجویز کرنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے موصوفہ سے اس کے نام Patrica کے معنی دریافت فرمائے جس کا خاتون کو علم نہ تھا۔ حضور انور نے موصوفہ کا نام عالیہ تجویز فرمایا۔

ایک خاتون نے سوال کیا کہ ہم تبلیغ کیسے کرسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا انفرادی رابطے

قربانی، صدقہ، شادی اور ولیمہ کیلئے بکرے و مرغے کا حلال گوشت دستیاب ہے

SINDHI BROTHERS
& MEAT SHOP
Prop. Tariq
Ahmadiyya Mohalla Qadian
Mob. 9780601509, 9888266901, 9988748328

بڑھائیں ۔ جماعت کا تعارف کروائیں ۔ پمفلٹ دیں اوردعائیں کریں۔

فرانس سے آئی ہوئی ایک خاتون نے بتایا کہ پانچ سال قبل اس نے اپنی پڑھائی روک دی تھی۔اب دوبارہ شروع کی ہے۔اوروہ ماسٹرز کرنا چاہتی ہیں۔اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ آپ کی مدد کرے۔

سینیگال سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون جو فرانس میں مقیم ہیں اور تقریباً ایک ماہ قبل انہوں نے بیعت کی ہے۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے جذباتی انداز میں کہا کہ انہوں نے قبول احمدیت کے بعد اسلام کی خوبصورت تصویر دیکھی ہے۔

پاکستان سے تعلق رکھنے والی ایک نومبائع خاتون نے کہا کہ جلسہ پر جو کچھ دیکھا ہے اور جو سکون ملا ہے۔ میرے پاس بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔موصوفہ نے اپنی فیملی کے لئے دعا کی درخواست کی کہ وہ بھی احمدیت کی سچائی کو پہچان لیں۔

انڈیا سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون جو جرمنی میں مقیم ہیں۔ان کا نام چاندنی تھا۔اس خاتون نے بھی حضور انور کی خدمت میں نام رکھنے کی درخواست کی۔حضور انور نے فرمایا یہی نام اچھا ہے۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں تحفہ کی درخواست کی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت قلم عطا فرمایا۔ بہت سی دوسری خواتین کو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے۔

ایک جرمن خاتون Marina صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں اپنا اسلامی نام رکھنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے ان کا نام ماریہ تجویز فرمایا۔اس خاتون نے بھی حضور انور سے قلم بطور تحفہ لینے کی سعادت حاصل کی۔

ایک جرمن خاتون Alen کی درخواست پر حضور انور نے ان کا اسلامی نام ناصرہ تجویز فرمایا:

ایک نومبائع خاتون نے سوال کیا کہ ہم اچھے احمدی کس طرح بن سکتے ہیں۔ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کرکے اور اپنا اچھا عملی نمونہ دکھا کر اور آپ پیغام پہنچانے کیلئے پمفلٹ دے سکتی ہیں۔

ایک نومبائع خاتون نے عرض کیا کہ وہ کیلگری کنیڈا جارہی ہیں۔ وہاں پر اُن کے خاوند ملازمت کے سلسلہ میں رہتے ہیں۔اور جماعت کے مخالف گروپس سے ان کا رابطہ ہے۔ وہاں پر جماعت سے کیسے رابطہ کرسکتی ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ کیلگری میں ہماری مسجد ہے۔آپ کسی وقت وہاں جاسکتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ انہیں میری کتاب "World Crisis and the pathway to peace" دے سکتی ہیں۔

نومبائعات کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجکر دس منٹ تک جاری رہی۔ اس میٹنگ میں جرمن ترجمہ کے فرائض مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی اور مکرمہ گیلائے واگس ہاؤزر صاحبہ نیشنل سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین نے سرانجام دئے اور فرنچ ترجمہ کے لئے ایک نومبائع خاتون نے معاونت کی۔

میٹنگ کے اختتام پر انتہائی جذباتی مناظر دیکھنے میں آئے نومبائع خواتین اس سعادت پر بیحد خوش تھیں اور فرط جذبات سے بعض کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

بعدازاں آٹھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک دوسرے ہال میں تشریف لے آئے جہاں نومبائع احباب کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آج کس کس نے بیعت کی ہے۔

❋ ۔ایک دوست جو ہالینڈ سے آئے تھے انہوں نے بتایا کہ میں نے آج بیعت کی ہے۔ میں ایک عرصہ سے جماعت کا لٹریچر پڑھ رہا تھا۔ ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ بھی پڑھی ہے اور جماعت کے بارہ میں بہت کچھ جانتا ہوں۔ میں بہت متاثر ہوا ہوں۔اور سچائی جاننے کے بعد آج بیعت کی ہے۔

❋ ۔ایک دوست کا تعلق لدھیانہ انڈیا سے تھا۔وہ کہنے لگے کہ میں 13 سال سے یہاں جرمنی میں رہ رہا ہوں اور میرے پاس باقاعدہ یہاں کا ویزا ہے میں نے آج احمدیت قبول کی ہے۔ ایک احمدی دوست کے ساتھ کافی دیر سے تعلق ہے۔ وہ مجھے احمدیت کے بارہ میں بتاتے رہے ہیں اب تسلی ہونے کے بعد بیعت کرلی ہے۔

❋ ۔ایک نومبائعین دوست نے سوال کیا کہ انہیں غصہ بہت زیادہ آتا ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا کوئی شریف آدمی بیٹھے بیٹھے تو غصہ نہیں کرسکتا۔ جب غصہ آئے تو غصہ کو دباؤ۔ کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ، بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ اور ٹھنڈا پانی پی لو۔

❋ ۔سپین کے علاقہ مرسیا سے آئے ہوئے ایک مراکشی نواحمدی نے بتایا کہ :۔

وہ اس علاقہ کے ایک مراکشی احمدی الطیب الفرح صاحب کے ساتھ کام کرتے تھے اور ان کے اخلاق و دینی حالت سے بہت متاثر تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ کئی مراکشی لوگ الطیب الفرح صاحب سے استہزا کا سلوک کرتے ہیں۔ ایک روز کسی نے مجھے بھی کہہ دیا کہ کیا تم بھی قادیانی ہو؟ میں نے کہا وہ کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ الطیب الفرح قادیانی ہے۔ میں نے جب الطیب الفرح صاحب سے اس بارہ میں پوچھا تو انہوں نے جماعتی عقائد کے بارہ میں مجھے تفصیل سے بتایا۔ پھر جب میں نے ایم ٹی اے دیکھا تو وہاں پر بیٹھے ہوئے منور چہروں کو دیکھ کر میری اہلیہ کہنے لگی یہ جھوٹے نہیں ہوسکتے۔ چنانچہ ہم نے خوب تحقیق کرنے کے بعد بیعت کرلی۔

بیعت کے بعد میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں اور میری اہلیہ حضور انور کے گھر آئے ہیں اور دروازہ کھٹکھٹانے پر حضور انور نے ہمیں اندر بٹھایا اور ضیافت فرمائی۔ پھر ہم نے حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

حضور انور کو بتایا گیا کہ الطیب الفرح نے چار سال قبل بیعت کی تھی اور تب سے اکیلے احمدی تھے۔ یہ حضور انور کی خدمت میں بار بار لکھتے رہتے تھے کہ لوگ مجھے تمسخر کا نشانہ بناتے ہیں۔ دعا کریں کہ یہاں لوگ احمدیت قبول کرنے کی طرف مائل ہوں۔ حضور انور نے ان کے ایک خط کے جواب میں فرمایا تھا کہ آپ رب لا تذرنی فرداً وانت خیرالوارثین کی دعا کیا کریں اور یہ حضور انور کی استجابت دعاء کا معجزہ ہے کہ مرسیا کے یہ دوست احمدی ہوئے پھر انکی پوری فیملی احمدی ہوگئی۔اور دو مزید شخصوں نے بھی بیعت کرلی۔ اب اس علاقے میں 11 احمدی ہوگئے ہیں اور جماعت بن گئی ہے۔

❋ ۔ایک عرب احمدی دوست نے سوال کیا کہ کیا کسی کے اپنے مذہب کا اظہار لباس کے ذریعہ بھی ہوتا ہے۔اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا مذہب کا کوئی ظاہری لباس نہیں ہے۔ مذہب کا لباس ’’ لباس التقویٰ ‘‘ ہے اعلیٰ اخلاق کا اظہار ہے نیکی کا اظہار ہے۔ لباس جو انسان پہنتا ہے وہ ایسا ہو کہ ننگ ڈھانپے اور حیادار ہو۔ مذہب کا لباس ’’لباس التقویٰ‘‘ ہی ہے۔ اگر کسی نے عربوں کا لباس پہنا ہوا ہے چوغہ پہنا ہوا ہے لیکن وہ دوسروں کو تکلیف پہنچا رہا ہے اور دوسرے اس کے ہاتھ سے محفوظ نہیں تو اس سے بہتر ہے کہ وہ مسلمان نہ کہلائے۔

❋ ۔ایک نوجوان نے سوال کیا کہ میری دادی جان پاکستان میں فوت ہوئی ہیں۔ دوسرے عزیز سب غیر از جماعت ہیں۔ہم یہاں تین بہن بھائی ہیں۔اگر ہم پاکستان جائیں تو وہاں کس طرح اظہار کریں کس طرح پیش آئیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اچھی طرح جائیں اور ملیں اور اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں۔آپ نے تو زمانے کے امام کو مان لیا ہے۔اس لئے وہ مولوی جو وہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دیتا ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ باقی اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے رہیں اور جو حالات کا خطرہ ہے اس میں حکمت کے ساتھ وقت گزاریں اور اپنی کسی بات سے بلاوجہ اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنا مناسب نہیں ہے۔

❋ ۔ایک صاحب نے عرض کیا کہ میں نے پہلی مرتبہ حضور انور کی اقتداء میں جمعہ پڑھا ہے اور آج بیعت بھی کی ہے۔ اس وقت میرے جذبات ایسے ہیں کہ میں زیادہ بات نہیں کرسکتا۔ مجھ سے بات ہو نہیں رہی۔

❋ ۔میسیڈونیا سے تعلق رکھنے والے دو بھائی بھی اس پروگرام میں شامل تھے۔ ایک بھائی احمدی تھا اور دوسرے نے ابھی بیعت نہیں کی تھی۔ غیر احمدی بھائی نے سوال کیا کہ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: تمہارا بھائی احمدی ہے کیا تم نے نماز قرآن میں کوئی فرق دیکھا ہے۔ جس پر بھائی نے بتایا کہ کوئی فرق نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق تشریف لائے آنحضرت ﷺ نے خود آپؑ کو ایک حدیث میں چار مرتبہ نبی اللہ کہا ہے کہ آخری زمانے میں نبی آئے گا اور وہ امتی نبی ہوگا۔ یعنی کسی نئی شریعت کے ساتھ نہیں آئے گا۔ بلکہ نبی کریم ﷺ کی ہی سنت اور طریق پر آئے گا اور نبی کریم ﷺ کی شریعت پر آئے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ مسلمان ایمان رکھتے ہیں کہ آنے والا مسیح آسمان سے آئے گا اور جب وہ آئے گا تو نبی ہوگا۔ اب ایک طرف تو کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا تو کیا جب مسیح آسمان سے آئے گا تو پھر اس سے نبی کا ٹائٹل واپس لے لیا جائے گا۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبی آسکتا ہے۔ اور جب آسکتا ہے تو پھر کسی دوسرے مذہب کا نبی لینے کی بجائے نبی کریم ﷺ کی امت میں سے نبی کیوں نہ آئے۔

حضور انور نے فرمایا نبی بھیجنا خدا کا حق ہے اور قرآن کریم کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نبی بھیج سکتا ہے اور کوئی اس میں روک نہیں بن سکتا۔ نبی نئی شریعت کے ساتھ نہیں بلکہ سابقہ شریعت پر آسکتا ہے اور امتی نبی ہوگا۔

حضور انور نے سوال کرنے والے غیر احمدی دوست کے بارہ میں فرمایا کہ ان کو قرآن کریم اور حدیث کا علم تو نہیں ہے لیکن ان کا چہرہ بتا رہا ہے کہ یہ سچائی کی تلاش میں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ انہیں چاہئے کہ خدا تعالیٰ سے دعا کرکے رہنمائی حاصل کریں کہ کون سا راستہ درست ہے۔ خدا تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کریں کہ احمدیت سچا راستہ ہے یا نہیں۔

ایک اٹھارہ سالہ نوجوان نے عرض کیا کہ میں سیرالیون سے ہوں لیکن گنی کوناکری میں رہا ہوں اور وہیں پلا بڑھا ہوں۔ اس وقت میں ہالینڈ سے آیا ہوں اور گزشتہ سال احمدی ہوا تھا۔ میں جامعہ احمدیہ میں جانا چاہتا ہوں۔

حضور انور نے ان کے ہالینڈ میں قیام کے سٹیٹس کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ جب نیشنلٹی مل جائے تو پھر جامعہ میں داخلہ لے لینا۔ جامعہ یوکے میں آجاؤ۔ تم میرے قریب ہوگے۔

ایک نومبائع نے عرض کیا کہ میں نے دو تین ماہ قبل دعا کے بعد بیعت کی تھی۔ آج میں آپ کے سامنے ہوں۔ میں نے جماعت کا لٹریچر پڑھا ہے۔ میں نے شرح صدر کے ساتھ بیعت کی تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا روحانی معیار بڑھائے اور آپ کو مضبوط مسلمان بنائے۔

ایک جرمن نومبائع نے عرض کیا کہ میں برلن میں کام کررہا ہوں۔ وہاں لوگ میرے ساتھ کام کرنے

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940 , 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

والے مجھے کافر کہتے ہیں میں کیا کروں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو لاالہ الا اللہ کہے اس کو کافر نہ کہو۔ آپ کلمہ پڑھتے ہیں۔ نمازیں قرآن کریم پڑھتے ہیں اور نبی کریم ﷺ خاتم النبیین پر ایمان لاتے ہیں۔

آپ کہیں کہ میرا ایمان ہے کہ میں مسلمان ہوں اور آپ لوگ جو اس زمانے کے امام کو نہیں مانتے اس کے باوجود میں کہتا ہوں کہ آپ چونکہ کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں اس لئے آپ مسلمان ہیں۔

آپ مجھے کافر کہنا چاہتے ہیں بیشک کہیں یہ آپ کا اور خدا کا معاملہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم پڑھتے رہا کریں۔

نومبائعین کی حضور انور کے ساتھ ملاقات کا پروگرام آٹھ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں کچھ دیر کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ آج پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ Karl Sruhe سے واپس بیت السبوح فرنکفرٹ کیلئے روانگی تھی۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی اور بیت السبوح کے لئے روانگی ہوئی۔

قریباً ایک گھنٹہ چالیس منٹ کے سفر کے بعد دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے ہال میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے 183 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پائی۔ ان بیعت کرنے والوں کا تعلق سترہ مختلف اقوام سے تھا۔

بیعت کی سعادت پانے والے احباب کی خوشی ناقابل بیان تھی۔ بعض احباب نے اپنے تاثرات اور جذبات کا اظہار کیا۔ جو درج ذیل ہے۔

بیلجیئم میں مقیم مراکش کے ایک دوست محمد طلبوی عبدالقادر صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ میں چھ سال قبل احمدیت سے متعارف ہوا تھا۔ لیکن چند ہفتے قبل احمدیت کی تلاش میں جماعت کے ایک نماز سنٹر پہنچا اور جماعت کا مزید تعارف حاصل کیا اور نمازوں اور جمعہ پر سنٹر آنا شروع کیا۔ مجھے جلسہ سالانہ جرمنی کے لئے دعوت دی گئی اور میں اس میں شامل ہوا۔ جلسہ کا روحانی ماحول دیکھ کر اور حضور انور سے احباب جماعت کی محبت اور اطاعت دیکھ کر میرے دل میں ایک غیر معمولی تبدیلی آئی کہ یہ یقیناً سچوں کی جماعت ہے اس پر میں نے جماعت میں داخل ہونے کا فیصلہ کرلیا اور بیعت کرلی۔

سویڈن میں مقیم عراق کے ایک زیر تبلیغ دوست عبد الرحیم صاحب جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے۔ یہ سویڈن سے کچھ عرصہ کیلئے بیلجیئم آئے۔ وہاں ان کی ملاقات مراکش کے احمدی نومبائع سے ہوئی۔ انہوں نے ان کو جماعت کا تعارف کروایا۔ اور ان کے ہر سوال کا تسلی بخش جواب دیا اور ان کو جلسہ سالانہ جرمنی کی دعوت دی۔ چنانچہ یہ آئے اور جلسہ کا روحانی ماحول دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ یہی وہ حقیقی اور سچی جماعت ہے جس کی مجھے تلاش تھی اور یہی جماعت احمدیہ میرے سب سوالوں کا جواب ہے۔

یہ صاحب بھی جلسہ سالانہ پر بیعت کرکے جماعت میں شامل ہوگئے۔

بیلجیئم سے آنے والی ایک مراکشی نومبائع خاتون خدیجہ صاحبہ نے بتایا کہ میں نے سال 2010 میں خواب دیکھا کہ امام مہدی آئے ہیں اور ایک چاند کی روشنی کی طرح انہوں نے کہا۔ بشارت ہو۔ بشارت ہو۔ پھر بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کو دیکھا۔ حضور نے انگریزی میں فرمایا۔ Dont Worry مجھے کوئی علم نہ تھا کہ یہ بزرگ کون ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھی تو وہ آپؑ ہی تھے جو مجھے خواب میں امام مہدی کے طور پر نظر آئے تھے۔ پھر میں جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہوئی تو حضور انور کو دیکھ کر یقین نہیں آیا اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے کہ یہ وہی شخص تھا جس کو میں نے خواب میں دیکھا۔ مجھے کامل یقین ہوگیا کہ یہ سچی اور حقیقی جماعت ہے۔ چنانچہ بیعت کرکے احمدیت میں شامل ہوگئی۔

بیلجیئم سے ایک غانین دوست عباس صاحب جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے اور جلسہ کے آخری دن بیعت کی۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا کو دیکھ رہا ہوں۔ اور خدا تعالیٰ بھی رحمت کی نظر سے مجھے دیکھ رہا ہے۔ میں ایک تبلیغی میٹنگ میں گیا اور وہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کو دیکھ کر مجھے یاد آیا کہ یہ تو وہی شخص ہیں جنہیں میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ میں پوری میٹنگ میں تصویر دیکھ کر روتا رہا اور اب جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کے لئے آیا ہوں۔ اور میں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

میں احمدیت کے ہر مخالف کو کہتا ہوں کہ اگر وہ جلسہ کا ماحول دیکھ لیں اور ایک بار آکر جلسہ میں شرکت کرلیں تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ مخالفت چھوڑ دیں گے۔

ہنگری سے آنے والے وفد کے انچارج صداقت احمد بٹ صاحب نے بتایا کہ:

ان کا جرمنی یں ایک فیملی کے ساتھ انٹرنیٹ پر رابطہ ہے اور انہیں جماعت کا کافی حد تک تعارف کروایا تھا۔ اس سال میں جلسہ سالانہ جرمنی پر آیا تو اس فیملی کو بھی جلسہ سالانہ پر آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ یہ دونوں میاں بیوی آئے۔ جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے اسلام کے متعلق اچھا تاثر نہیں رکھتے تھے۔ اور جلسہ میں شامل بھی ہونا نہیں چاہتے تھے۔ انہیں تسلی دلائی جس پر وہ جلسہ سالانہ پر آنے کیلئے تیار ہوگئے اور تینوں دن جلسہ میں شامل ہوئے۔

انہوں نے حضور انور کا خطبہ جمعہ بہت غور سے سنا اور بہت متاثر ہوئے۔ نماز کے وقت جو ماحول تھا اس نے انہیں بہت متاثر کیا۔ اس طرح کا ماحول انہوں نے زندگی میں پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔ اس کے بعد شام کو ان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوئی جس میں یہ بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ میں عیسائی پادریوں سے بھی ملتا رہتا ہوں۔ لیکن ان کی باتوں میں کچھ بھی اثر نہیں۔ ان کی باتیں ایک کان۔ سے سنتا ہوں اور دوسرے کان سے نکال دیتا ہوں۔ لیکن حضور انور کے الفاظ ایک نور کی طرح میرے دل کے اندر اُتر رہے ہیں۔

اسی روز رات انہوں نے اپنے بیٹے کو فون کرکے ساری تفصیل بتائی کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے انہیں وقت دیا اور ہم سے بڑی شفقت اور پیار سے بات کی اور ہمیں پین کا تحفہ بھی دیا اور آخر میں ہاتھ پکڑ کر تصویر بھی بنوائی۔ ہفتہ کے دن ان کی اہلیہ عورتوں کی جلسہ گاہ میں چلی گئی اور عورتوں کے جلسہ گاہ کے انتظامات دیکھ کر بہت متاثر ہوئیں اور ظہر وعصر کی نمازیں بھی احمدی خواتین کو دیکھ کر انکی طرح پہلی مرتبہ زندگی میں ادا کیں۔

موصوف کی اہلیہ نے بتایا کہ وہ حضور انور کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئی ہیں اور وہ حضور انور سے ملاقات کے دوران جذبات سے پر تھیں۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کے عالمی سربراہ کو اپنے روبرو دیکھ کر اور ان سے مل کر اور باتیں کرکے مجھ پر عجیب کیفیت تھی۔ حضور انور نے مجھے پین بطور تحفہ بھی دیا۔ موصوفہ نے بتایا کہ وہ پہلے You tube اور دیگر فورمز پر حضور انور کی ویڈیوز دیکھ چکی تھی لیکن ملاقات کا شرف پہلی مرتبہ حاصل ہو رہا تھا۔

تفصیل کے ساتھ ان میاں بیوی نے نمائش بھی دیکھی۔ ساتھ ساتھ ان کے سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے اور جماعت کے دو مختلف مبلغین کے ساتھ ان کی Sitting بھی ہوئی جس میں انہیں اسلام احمدیت کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا۔ موصوف نے بتایا کہ ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات تقریباً دو بجے انہوں نے اپنے ہوٹل میں جہاں یہ رہائش پذیر تھے وہاں انہوں نے کمرے میں حضور انور کی نماز پڑھاتے ہوئے آواز سنی اور اُٹھ کر بیٹھ گئے اور اٹھنے پر بھی انہیں وہ آواز سنائی دیتی رہی۔ جس پر انہوں نے اپنی اہلیہ کو اٹھایا اور اپنی خواب کے بارہ میں بتایا۔ اتوار کی صبح انہوں نے جلسہ پر آکر بیعت کرنے کا اظہار کیا۔ چنانچہ یہ دونوں بیعت کرکے احمدیت میں شامل ہوگئے۔

فرانس سے ایک دوست آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے ملاقات میں بتایا کہ ایک احمدی دوست کے ذریعہ جماعت احمدیہ سے تعارف ہوا۔ میں عیسائی فیملی میں پیدا ہوا ہوں۔ میں کوئی مذہبی پریکٹس نہیں کرتا۔ چرچ میں گیا تو سامنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا Statue تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ خدا کی عبادت کروں یا اس Statue کی۔ چنانچہ جس احمدی دوست سے رابطہ ہوا۔ انہوں نے مجھے جماعت کا تعارف کروایا اور جماعت کے بارہ میں معلومات مہیا کیں۔ کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھنے کیلئے دی۔ جلسہ میں شامل ہوا۔ حضور انور کے خطابات سنے اور میرے دل کی حالت بدل گئی اور میں جلسہ کے تیسرے دن بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہوگیا ہوں۔

بیعت اور اختتامی خطاب کے بعد ایک 15 سالہ نومبائع نوجوان ایہاب کہنے لگا جبکہ اس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ خدا کی قسم! آج کا دن میری زندگی کا خوبصورت ترین دن ہے۔ میں اپنے دل کا حال زبان سے بیان نہیں کر پا رہا۔ خلیفہ کو قریب سے دیکھ کر میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں اور میرا دل اس ماحول سے الگ ہونا نہیں چاہ رہا۔

ایک سیرین فیملی نے بیعت کی اور واپس جاکر آج ان کے گھر پر بعض دوست ملنے آئے۔ عورتیں ان کی بیوی سے کہنے لگیں کہ آپ ادھر کیوں گئی تھیں؟ وہ تو کافر ہیں اور ان کے ساتھ تو اٹھنا بیٹھنا بھی جائز نہیں۔ انہوں نے جواب دیا وہ کسی لحاظ سے کافر نہیں ہوسکتے۔ ہم نے تینوں دن اللہ تعالیٰ اس کے رسول ﷺ اور قرآن کریم کی باتوں کے علاوہ کچھ نہیں سنا اور ایک ایسا روحانی ماحول جو ہم نے اور کہیں نہیں دیکھا جو اسلام کی سچی اور صحیح تعلیم احمدی پیش کررہے ہیں وہ کوئی اور نہیں پیش کرسکتا۔ جو لوگ اسلام سے ایسی سچی محبت کرتے ہوں وہ کیسے کافر ہوسکتے ہیں۔؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد ایک سیرین دوست نے اس بات کا اظہار کیا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ میں پچھلے سال بھی آیا تھا لیکن سو فیصد تسلی نہیں ہوئی تھی۔ کچھ سوالات ایسے تھے جن کے تسلی بخش جواب نہیں مل رہے تھے۔ لیکن آج خدا نے میرے دل کو صاف کردیا ہے اور میرے تمام شبہات دور ہوگئے ہیں۔ اور اس ملاقات کے بعد اب بیعت کرنے کے علاوہ میرے پاس کوئی اور چارہ نہیں۔

❀❀

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com
وسّع مکانک
الہام حضرت مسیح موعودؑ

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273
وسّع مکانک
الہام حضرت مسیح موعودؑ

وصایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:7045 میں فریدہ حسن زوجہ ابوالحسن عابد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 24 اپریل 1984ء پیدائشی احمدی ساکن بی بی کولم۔تلّا کولم، مدورائی۔تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔کانوں کی بالیاں 3 پون 24 گرام۔سٹون رنگ سیٹ 2.5 پون 20 گرام۔نیک لیس 3 پون 24 گرام۔سٹون 3 پون 24 گرام۔3 عدد چین 9 پون 72 گرام۔اران 4 پون 32 گرام۔چوڑیاں 4 عدد 4.5 پون 36 گرام رنگ 6 عدد 1.5 پون 12 گرام۔(نوٹ ایک پون 8 گرام کے برابر کل 30.5 پون 244 گرام۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ سالانہ 3600 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:ابوالحسن عابد　　الامۃ:فریدہ حسن　　گواہ:آئی سلیم

مسل نمبر:7046: میں لال محمد ولد دلیر خان قوم احمدی مسلمان، پنشنر عمر 59 سال پیدائشی احمدی ساکن H3/3 Sulthanpuri, Delhi 86 بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 مارچ 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک رہائشی پلاٹ 32 اسکوائر یارڈ واقع پلاٹ نمبر 3 بلاک نمبر H-3 سلطانپوری، دہلی۔قیمت 16 لاکھ روپے۔میرا گزارہ آمداز پینشن ماہوار 1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:ارادت احمد　　العبد:لال محمد　　گواہ:سید عبدالہادی کاشف

مسل نمبر:7047 میں Taishina زوجہ لال محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن H3/3 Sulthanpuri Delhi-110086 بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 مارچ 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک رہائشی پلاٹ 22 اسکوائر یارڈ واقع H-3/3 سلطانپوری دہلی 86 (ہری انکلیو کیراری) قیمت 10 لاکھ روپے۔ سونے کے زیورات 20 گرام قیمت 60 ہزار روپے۔ حق مہر 20000 روپے۔میرا گزارہ آمداز پینشن ماہوار 1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:ارادت احمد　　الامۃ:Taishina　　گواہ:لال محمد

مسل نمبر:7048 میں سیدہ پروین زوجہ خورشید احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن دہلی ڈاکخانہ عثمانپور ضلع ایسٹ دہلی صوبہ دہلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر 20 ہزار روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش سالانہ 12000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:خورشید احمد　　الامۃ:سیدہ پروین　　گواہ:ارادت احمد

مسل نمبر:7049 میں عبدالسلیم ولد عبدالباسط قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی ڈاکخانہ کوسمبی ضلع کٹک صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم نومبر 2013 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار 5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:شیخ عبدالقادر　　العبد:عبدالسلیم　　گواہ:میر کمال الدین

مسل نمبر:7050 میں عبدالساجد ولد محمد اسرائیل قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 14 مئی 1971 ساکن دروگا چکیہ ضلع (بھوجپور) آرہ صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 مارچ 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز کاروبار ماہوار 5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:رضی احمد　　العبد:عبدالساجد　　گواہ:شیخ اعجاز مبلغ

بقیہ: خلاصہ خطبہ عیدالفطر از صفحہ نمبر 2

جان کی قربانی کرنے والوں کو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ مرے نہیں۔

بَلۡ اَحۡیَآءٌ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ یُرۡزَقُوۡنَ بلکہ وہ اپنے رب کے حضور زندہ ہیں۔انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

پس ان کو تو اللہ تعالیٰ نے ایک مقام دے دیا جو شہید ہوئے۔وہ اس مقام کو پہنچ گئے جہاں ان کے رتبے بلند تر ہو رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کے نیک اثرات پیچھے رہنے والے ان کے عزیزوں اور پیاروں پر بھی قائم فرمائے۔اور ہم پر بھی اس کے اثرات ظاہر ہوں۔جماعت پر بھی اس کے اثرات ظاہر ہوں۔اپنوں کی جدائی کوئی معمولی غم نہیں ہوتا۔خاص طور پر اس ماں کا غم انسان سوچ بھی نہیں سکتا جس کی دو کم سن بچیوں کو ظالموں نے اپنے ظلم کا نشانہ بنایا۔صبر سے یہ صدمہ برداشت کرنا ماں کے لئے بھی بہت بڑی قربانی ہے۔خاص طور پر عید سے ایک دن پہلے جب وہ ماں اپنے بچوں کے عید کی خوشی میں شامل ہونے کے ارمان لئے ہوئے ہوگی۔اللہ تعالیٰ ماؤں کو بچوں کا دکھ دینے والوں سے خود نپٹنے کے جلد سامان پیدا فرمائے۔دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان غم زدوں کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔اور یہ جو ماں ہے جس کو دکھ دیا گیا اللہ تعالیٰ ان کو نعم البدل بھی عطا فرمائے۔اسی طرح جو وہاں کے زخمی ہیں ان کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ایک خاتون کی حالت کافی نازک ہے ان میں سے۔ان کے بھی بچے کی پیدائش ہونے والی تھی، بچہ اندر فوت ہو گیا۔اور آپریشن کر کے نکالا گیا۔تقریباً پیدائش کے قریب ہی تھا۔اسی طرح شہدائے احمدیت کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے جلد تر احمدیت کی خارق عادت فتح کے نشان دکھائے ہمیں۔اور یہی وہ عید ہے جس کے منانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا تھا۔

اسیران کی رہائی کے لئے بھی دعا کریں۔مالی قربانی کرنے والوں کے لئے بھی دعا کریں۔اللہ تعالیٰ سب قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ بیماروں مریضوں اور ضرورتمندوں واقفین زندگی یا طوعی طور پر خدمت کرنے والے جتنے ہیں ان سب کو عمومی طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ان سب کی جو متعلقہ ضروریات ہیں مشکلات ہیں وہ آسان کرے۔پوری فرمائے۔

یہ دعا بھی خاص طور پر کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے احکام پر عمل کرنے والا بنا کر ہمیں حقیقی عید منانے والا اور بنانے والا بنا دے تا کہ ہم اس عید کو دیکھنے والے ہوں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانے والی ہو۔اصل حقیقی خوشی تو اسی وقت پہنچتی ہے۔عید منانا تو ایک عارضی وقت کے لئے ہے اس لئے بنانے کے لئے بھی کہا ہے۔عید بنانا وہ چیز ہے جو انسان کو مستقل عمل میں رکھتی ہے یعنی عمل کی طرف اس کی توجہ رہتی ہے تبھی حقیقی عید بنائی جاتی ہے اور یہی عید ہمارا مقصد ہے اور ہونا چاہئے۔اللہ تعالیٰ اس کی بھی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیۡن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: ,2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
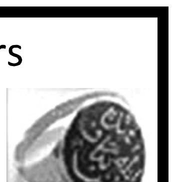
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

جب قوم میں اتفاق واتحاد مٹ جائے، ختم ہو جائے تو لیلۃ القدر بھی اٹھالی جاتی ہے۔ صرف راتیں اور ظلمتیں ہی، اندھیرے ہی مقدر بنتے ہیں پھر ترقی رک جاتی ہے

اس رمضان میں ہمیں یہ بھی کوشش کرنی چاہئے کہ آپس کی انفرادی رنجشیں بھی ختم کریں تا کہ انفرادی طور پر لیلۃ القدر سے فیض پاسکیں اور لیلۃ القدر کے جو پھل جو کامیابیاں جو ترقیاں جو انعامات جماعتی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہیں ان سے بھی ہم حصہ لے سکیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 جولائی 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

رمضان کا آخری عشرہ بھی بڑی تیزی سے گزر رہا ہے۔ اس عشرے میں دو چیزوں کی طرف مسلمان زیادہ توجہ رکھتے ہیں یا انہیں بہت اہمیت دیتے ہیں ان میں سے ایک تو لیلۃ القدر ہے اور دوسری چیز جمعۃ الوداع ہے۔ ان میں سے ایک یعنی لیلۃ القدر تو ایک حقیقی اہمیت رکھنے والی چیز ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے۔ احادیث میں اس کا مختلف روایتوں میں ذکر ہے۔ اسی طرح قرآن شریف میں بھی اس کا ذکر موجود ہے لیکن جمعۃ الوداع کو تو خود ہی مسلمانوں نے یا علماء کی اپنی خود ساختہ تشریح نے غلط رنگ دے دیا ہے۔ آج میں ان ہی دو باتوں کی طرف توجہ دلاؤں گا یا ان کی اہمیت اور حقیقت کے بارے میں مختصر ذکر کروں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کی معین تاریخ کا بھی علم دیا گیا جس میں ایک حقیقی مؤمن کو قبولیت دعا کا خاص نظارہ دکھایا جاتا ہے اور دعائیں بالعموم سنی جاتی ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم دیا گیا تو آپ خوشی خوشی گھر سے باہر آئے تا کہ لوگوں کو بھی اس کی اطلاع دیں اور وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں مگر جب باہر تشریف لائے تو دیکھا دو مسلمان لڑ رہے ہیں آپ ان کی لڑائی اور اختلاف مٹانے میں مصروف ہوئے تو اس کی تاریخ کی طرف سے آپ کی توجہ ہٹ گئی۔ لگتا ہے کافی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں اشخاص کی صلح کرانے میں لگا یا معاملے کو سلجھانے میں لگا۔

بہر حال جب آپ دوبارہ اس طرف متوجہ ہوئے کہ میں تو لیلۃ القدر کی تاریخ بتانے آیا تھا تو آپ اس وقت تک وہ معین تاریخ بھول چکے تھے بلکہ حدیث میں بھلا دیا گیا کے الفاظ بھی ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ بھولے ہی نہیں تھے بلکہ الٰہی تصرف سے اس گھڑی کی یاد اٹھا لی گئی تھی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس جھگڑے کی وجہ سے یا اختلاف کی وجہ سے اس گھڑی کا علم اٹھا لیا گیا ہے اس لئے اب معین تو نہیں لیکن اسے رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اس سے ایک بڑا اہم نکتہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ وہ گھڑی جس کی مناسبت کی وجہ سے اسے لیلۃ القدر کہا گیا ہے وہ قومی اتحاد و اتفاق سے تعلق رکھتی ہے۔ پس یہ بڑا اہم نکتہ ہے۔ ہم حدیث سنتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ اگر وہ دونوں مسلمان نہ لڑتے تو یہ تاریخیں ہمیں پتا چل جاتیں لیکن اس اہم بات کی طرف بہت کم توجہ ہوتی ہے کہ وہ گھڑی جس کی مناسبت سے اسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے وہ قومی اتفاق واتحاد سے تعلق رکھتی ہے اور جس قوم میں سے اتحاد و اتفاق مٹ جائے اس سے لیلۃ القدر بھی اٹھالی جاتی ہے۔ آج بڑے افسوس سے ہمیں یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے مسلمان ممالک کی بدقسمتی ہے کہ ان میں اتفاق واتحاد نہیں رہا۔ رعایا رعایا سے لڑ رہی ہے۔ رعایا حکومت سے بھی لڑ رہی ہے اور حکومت رعایا پر ظلم کر رہی ہے گویا نہ صرف اتفاق واتحاد نہیں رہا بلکہ ظلم بھی ہو رہا ہے۔ اور پھر ظلم پر زور بھی دیا جارہا ہے۔ پس اس اتفاق واتحاد کی کمی کا نتیجہ ہے کہ غیروں کو بھی جرأت ہے کہ مسلمانوں کے خلاف جو چاہیں کریں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اسرائیل بھی ظالمانہ طور پر اس وقت معصوم فلسطینیوں کو قتل کرتا چلا جارہا ہے۔ اگر مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد ہوتا اور خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے والے ہوتے تو مسلمان ممالک کی اتنی بڑی طاقت ہے کہ اس طرح ظلم نہ ہوتے پھر۔ جنگ کے بھی کوئی اصول وضوابط ہوتے ہیں۔ اسرائیل کے مقابل پر فلسطینیوں کی کوئی طاقت نہیں۔ اگر یہ کہا جاتا ہے کہ حماس والے بھی ظلم کر رہے ہیں تو مسلمان ملکوں کو ان کو بھی روکنا چاہئے لیکن ان دونوں کے ظلموں کی نسبت ایسی ہی ہے جیسے ایک شخص اپنے ڈنڈے سے ظلم کر رہا ہے اور دوسرے ایک فوج توپیں چلا کر ظلم کر رہی ہے۔ گزشتہ دنوں ترکی میں سوگ منایا گیا کہ سوگ منا کر انہوں نے اپنا حق ادا کر دیا۔ اسی طرح مغربی طاقتیں بھی اپنا کردار ادا نہیں کر رہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ دونوں طرفوں کو سختی سے روکا جاتا۔ بہر حال ہم تو دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مظلوموں اور معصوموں کو ان ظلموں سے بچائے اور امن قائم ہو۔ اسی طرح مسلمان ممالک میں بھی جو ایک دوسرے کے اوپر ظلم کئے جارہے ہیں اور فساد بڑھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی عقل دے۔ اور کلمہ گو دوسرے کلمہ گو کے خون سے جو ہاتھ رنگ رہے ہیں اس سے یہ لوگ بچیں۔ آپس میں بھی اتفاق واتحاد قائم ہو۔ اس کے بغیر نہ ان کی عبادتوں کے حق ادا ہو سکتے ہیں نہ یہ حسرت پوری ہو سکتی ہے کہ ہمیں لیلۃ القدر ملے کیونکہ جب قوم میں اتفاق واتحاد مٹ جائے تو لیلۃ القدر بھی اٹھالی جاتی ہے۔ صرف راتیں اور ظلمتیں اور اندھیرے ہی مقدر بنتے ہیں۔ ترقی رک جاتی ہے۔

لیلۃ القدر کے معنی ہیں کہ وہ رات جس میں انسان کی قسمت کا اندازہ کیا جاتا ہے اور یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ آئندہ سال میں اس سے کیا معاملہ ہوگا وہ کہاں تک بڑھے گا اور ترقی کرے گا۔ کیا کیا فوائد حاصل ہوں گے اور کیا نقصان اٹھانے پڑیں گے۔ انسانی ترقی کے تمام فیصلے لیل یعنی ظلمت میں ہی ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص جتنا خدا کا پیارا ہوا تنے ہی اسے ابتلاء پیش آتے ہیں۔ پس ہمیں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہم بھی بعض جگہ ابتلاء میں سے گزر رہے ہیں۔ یہ لیلۃ القدر ہی ہے۔ اس ابتلاء کی وجہ سے حقیقی لیلۃ القدر کی تلاش بھی اسی شدت سے ہوتی ہے۔ دعاؤں کی طرف توجہ بھی اسی وقت پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف خاص طور پر انسان اسی وقت جھکتا ہے جب تکلیف میں ہو۔ جو تربیت اور پرورش کے دور کو پھر کامیابی سے گزارتی ہے۔ لیکن اگر اس میں ہم اپنے اتفاق و اتحاد کے معیاروں کو ضائع کرتے گئے تو لیلۃ القدر کا صحیح فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ اگر اپنی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا سمجھتے ہوئے کرتے چلے جائیں گے تو کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے چلے جائیں گے۔ اور کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے ہوئے ایک نئی زندگی پانے والے ہوں گے ایک نئے رنگ میں ابھریں گے۔ آپس کے اتفاق واتحاد کو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے قائم رکھیں گے تو ترقی کی نئی منزلیں انشاء اللہ تعالیٰ دیکھیں گے۔

لیلۃ القدر سے فیض یاب ہونے کے لئے ہمیں ان باتوں کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ لیلۃ القدر اس قربانی کی ساعت کا نام ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو اور جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جائے اس سے بڑھ کر اور کوئی نفع کا سودا نہیں ہے۔ پس مقبول قربانیوں کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسلامی جنگوں میں مثلاً جنگ بدر میں کفار بھی مارے گئے اور مسلمان بھی لیکن کفار کا مارے جانا لیلۃ القدر نہیں تھا ان کی قربانیاں لیلۃ القدر نہیں تھیں لیکن مسلمانوں کا شہید ہونا لیلۃ القدر تھا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان قربانیوں کو مقبول قرار دیا۔ یہ اصول یاد رکھنا چاہئے کہ جس تکلیف کی خدا تعالیٰ کوئی قیمت مقرر نہیں کرتا وہ لیلۃ القدر نہیں ہے وہ سزا ہے عذاب ہے مگر وہ تکلیف جس کے لئے خدا قیمت مقرر کرتا ہے وہ لیلۃ القدر ہے

بعض ملکوں میں احمدیوں کے خلاف شدید حالات ہیں۔ جہاں یہ شدید حالات طلوع فجر کی خوشخبری دے رہے ہیں وہاں اس لیلۃ القدر کے نتیجہ میں دنیا کے ملک ملک اور شہر شہر میں احمدیت کے بچوں کی پیدائش ہوتی چلی جارہی ہے۔ نئی نئی جماعتیں قائم ہوتی چلی جارہی ہیں۔ پس اس سے مزید فیضیاب ہونے کے لئے، لیلۃ القدر کی مزید برکات سمیٹنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہمارا آپس کا اتفاق واتحاد پہلے سے بڑھ کر ہوگا اور اگر اس میں کہیں رخنے پیدا ہو رہے ہیں دراڑیں پیدا ہو رہی ہیں تو ہم فوری طور پر انہیں بھریں گے۔ رحماء بینھم کی مثال بن کر لیلۃ القدر کا حقیقی فیض پائیں گے۔

پس اس رمضان میں ہمیں یہ بھی کوشش کرنی چاہئے کہ آپس کی انفرادی رنجشیں بھی ختم کریں تا کہ انفرادی طور پر لیلۃ القدر سے فیض پاسکیں اور لیلۃ القدر کے جو پھل، جو کامیابیاں، جو ترقیاں، جو انعامات جماعتی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہیں ان سے بھی ہم حصہ لے سکیں۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جوں جوں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش بڑھ رہی ہے اسی تیزی سے دشمن بھی ہمارے لئے روکیں اور مشکلات کھڑی کرے گا اور کر رہا ہے۔ ابتلا میں ڈالنے کی کوشش کرے گا اور کر رہا ہے اور یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ صرف چند ملکوں میں یہ محدود ہے۔ حسد کی آگ ترقی کو روکنے کے لئے اپنی پوری کوشش کرتی ہے اور ہر جگہ یہ کرے گی لیکن لیلۃ القدر کے آنے کی خوشخبری

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

ہمیں ان کے بداثرات سے بچنے اور جماعتی ترقی کے لئے کی گئی دعاؤں کی قبولیت کا بھی پتا دے رہی ہے۔

پس جب تک ہم اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے چلے جائیں گے، لیلۃ القدر سے بھی فیض پاتے رہیں گے۔ مؤمنین کا مقصد اور کوشش اور خواہش یہ ہوتی ہے کہ جماعت کی ترقی کو اس اعلیٰ معراج پر دیکھیں جس کے وعدے خدا تعالیٰ نے کئے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہو کر ہمیں اس طریق سے ان ترقیات کا حصہ بننے کی کوشش کرنی چاہئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتایا ہے اور وہ طریق ان دو باتوں میں آجاتا ہے جو آپ نے اپنی بعثت کے مقصد کے بارے میں ہمیں بتائی ہیں یعنی ایک یہ کہ بندے کو خدا سے ملا دیا جائے اور دوسرے یہ کہ انسان کو دوسرے انسان کے حقوق کی ادائیگی کرنے والا بنایا جائے۔ پس یہ دو کام ہیں جو ہمارے ذمہ ہیں کہ اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بھی اونچا کریں اور اپنے اختلافات اور جھگڑوں کو مٹا کر ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ کریں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ حق ادا ہو رہے ہوں اور پھر رنجشیں بھی قائم ہوں اختلافات بھی قائم ہوں۔

پس اس اصول پر اگر ہم چلتے رہے تو لیلۃ القدر کی حقیقت کو سمجھنے والے بھی ہوں گے اور اس کو پانے والے بھی ہوں گے۔ لیلۃ القدر کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک جگہ اس طرح بھی تعریف فرمائی ہے کہ لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقت اصفی ہے۔ پس اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے ایسی لیلۃ القدر بھی ہمیں تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور وہی حقیقی لیلۃ القدر ہو گی جب ہم اپنی زندگیوں کو پاک کرنے والے ہوں گے۔

دوسری بات جیسا کہ میں نے کہا جمعۃ الوداع ہے۔ اس کے بارے میں بھی عجیب عجیب تصورات راہ پا چکے ہیں۔ یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق دی اور غلط قسم کے خیالات سے ہمیں پاک کیا اور ان خیالات سے ہمیں ایک احمدی کو پاک ہونا چاہئے ورنہ احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ بہت سے غیر احمدیوں کا تو یہ خیال ہے کہ رمضان کے آخری جمعہ میں شامل ہو جائیں تو جان بوجھ کر چھوڑی ہوئی نمازوں کی بھی معافی مل جاتی ہے۔ یعنی آج ایک خطبہ سن کر اور دو رکعت نماز پڑھ کے گویا گزشتہ سب برائیوں سے انسان پاک ہو جاتا ہے اور اس عرصے میں اللہ تعالیٰ کے ایک انسان پر جتنے فضل اور احسان ہوتے ہیں، یہ آخری جمعہ پڑھنے سے رمضان کا، اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا بدلہ اتر جائے گا۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ جمعہ اس لئے نہیں آیا کہ ہم اس کو پڑھ کر رمضان کو وداع کر دیں یا رخصت کر دیں بلکہ اس لئے آیا ہے کہ اگر ہم چاہیں تو اس سے فائدہ اٹھا کر ہمیشہ کے لئے اسے اپنے دل میں قائم کر لیں۔ جمعہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لئے عیدوں میں سے ایک عید قرار دیا ہے۔ اور اس دن میں احادیث کے مطابق ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے جس میں دعائیں خصوصیت کے ساتھ قبول ہوتی ہیں ان سے ہمیں فائدہ اٹھانا چاہئے۔ آج کے دن ہم اس لئے مسجد میں نہیں آئے نہ آنا چاہئے۔ یہ ایک احمدی کی سوچ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کہیں کہ تو نے جو مصیبت رمضان کی صورت میں ہم پر ڈالی تھی شکر ہے وہ آج ٹل رہی ہے یا رخصت ہو رہی ہے بلکہ اس لئے آئے ہیں کہ ان مبارک گھڑیوں میں یہ دعا کریں کہ رمضان کے دن تو تین چار دن میں گزر جائیں گے لیکن اے خدا تو رمضان کی حقیقت اور اس میں کی گئی عبادتیں اور دوسرے نیک اعمال ہمارے دل کے اندر محفوظ کر دے اور وہ ہم سے کبھی جدا نہ ہوں۔ اس لحاظ سے اگر ہم آج کے جمعہ کی تعریف کریں یا آج کے جمعہ کا فیض اُٹھائیں تو آج کے جمعہ کا بڑا بابرکت استعمال کیا ہے لیکن اس جمعہ کے ساتھ یا آئندہ تین چار دن کے بعد رمضان ہم سے چلا جائے۔ اس میں کی گئی نیکیاں بھی ہم بھول جائیں تو یہ بڑی بدقسمتی ہے۔ دنیا میں بیٹا باپ سے، ماں بیٹے سے بھائی بھائی سے جدا ہونے پہ خوش نہیں ہوتے بلکہ دوست حقیقی دوست عزیز ہوں قریبی ہوں وہ بھی خوش نہیں ہوتے۔ خوشی ہمیں ہمیشہ دشمن کے جدا ہونے سے ہوتی ہے۔ اسی طرح رمضان کے جدا ہونے پر ایک حقیقی مؤمن خوش نہیں ہوسکتا۔ برکت کے جدا ہونے پر کوئی خوش نہیں ہوسکتا۔ کون ہے ایسا شخص جو برکت کے جدا ہونے پر خوش ہو؟ جو برکت کے جدا ہونے پر خوش ہو وہ بدقسمت ہی کہلا سکتا ہے اور اس کو کیا کہا جا سکتا ہے۔

پس آج ہم میں سے ہر ایک کو یہ دعا کرنی چاہئے کہ وہ اس دن کو ہمیشہ کے لئے ہم سے وابستہ کر دے اور ہماری کوئی گھڑی رمضان سے جدا نہ ہو۔ ہمیں ہمیشہ اس بات پر غور کرتے رہنا چاہئے کہ رمضان کیا ہے اور اس کی حقیقت کے بارے میں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے وہ یہ ہے جیسا کہ میں نے پہلے خطبے میں رمضان کا ذکر کیا تھا۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ

وہ مبارک دن جن میں قرآن کا نزول ہوا رمضان کہلاتے ہیں اور جب قرآن کا نزول بند ہو جائے تو پھر وہ دن مبارک نہیں رہتے۔ وہ تو پھر منحوس دن ہو جاتے ہیں۔ پس مؤمنین کا فرض ہے کہ ان دنوں میں جو قرآن کریم کو پڑھنے اور سیکھنے کی طرف توجہ رہی ہے اسے سارا سال اپنی زندگیوں کا حصہ بناتے رہیں۔ سارا سال قرآن پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔ سارا سال اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ قرآن کریم کے نزول کا حقیقی مقصد تبھی پورا ہو گا جب ہم اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے۔ اپنے دلوں پر نازل کر کے پھر اسے اپنے دلوں میں محفوظ کر لیں گے تا کہ زندگی کے ہر موڑ پر ہم اس سے فیض پاتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ جن دو باتوں کا آج میں نے ذکر کیا ہے ان کی طرف ہماری توجہ ہمیشہ قائم رہے۔ اس کی حقیقت کو ہم جاننے والے ہوں۔ ہماری لیلۃ القدر ہمیں کامیابیوں کی معراج پر لے جاتی رہے۔ اس کا حقیقی ادراک ہمیں حاصل ہو اور یہ جمعۃ الوداع، اسے جمعۃ الوداع تو نہیں کہنا چاہئے بلکہ رمضان کے مہینے کا یہ آخری جمعہ، یہ ہمیں رمضان کی برکات کو رخصت کرنے والا نہ بنائے بلکہ اس کا فیض ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائے اور قرآن کریم کے نزول کے مقصد کو ہمیشہ پورا کرتے چلے جانے والے ہوں۔

جیسا کہ میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں فلسطین کے مسلمانوں کی حالت کے بارے میں۔ دعاؤں میں خاص طور پر ان لوگوں کو بھی یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے آسانیاں پیدا کرے۔ ان کو اس مشکل سے نکالے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : نماز کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم نعیم اللہ خان صاحب آف قرغزستان کا ہے جو 21/جولائی 2014ء کو ہارٹ اٹیک سے 61 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کو وسطی ایشیا جماعتوں میں بالخصوص قرغیزستان میں جماعت کے قیام میں غیر معمولی خدمات بجا لانے اور نائب صدر نیشنل جماعت قرغیزستان کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جب تحریک کی تھی وہاں جانے کی لوگوں کو، تو یہ اس وقت وہاں گئے تھے کاروبار کی نیت سے، لیکن دین کا کام بھی انہوں نے کیا۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ جماعتی امور کو ذاتی کاموں پر ترجیح دیتے تھے۔ وہاں کے نامساعد حالات کے باوجود آخر وقت تک اخلاص سے خدمت بجا لاتے رہے۔ نمازوں کے پابند تہجد گزار دعا گو بکثرت صدقہ وخیرات کرنیوالے لازمی چندہ جات اور دوسری مالی تحریکات میں پیش پیش غریب پرور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے محبت اور فدائیت کا تعلق تھا۔ مبلغین سلسلہ جو وہاں جاتے رہے ان کو بعض مشکلات تھیں ان کا بھی انہوں نے بہت خیال رکھا مرکزی مہمانوں کا بہت خیال رکھا۔

تمام مبلغین جن کو ان علاقوں میں خدمت کی توفیق ملی یا مل رہی ہے وہ سب اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ آپ جماعت کے لئے غیر معمولی غیرت اور جرأت رکھنے والے تھے۔ جماعت احمدیہ قرغزستان کے مشن ہاؤس کی خرید میں بھی آپ نے بہت کلیدی کردار ادا کیا۔ مرحوم موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں اور بیویوں کا بھی حامی وناصر ہو اور جماعت سے اور خلافت سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔ وہ نیکیاں جو انہوں نے جاری کی تھیں ان نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association . USA.
All Services free of Cost
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.
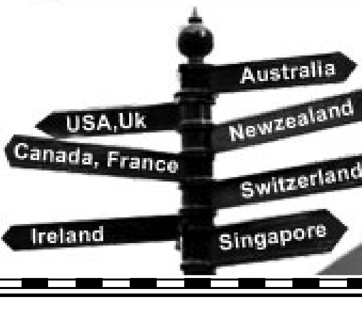

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline 9885560884

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

رہے کہ یہ بجھیں نہ۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان مظلوموں کے لئے میں نے ایسی جنت تیار کی ہوئی ہے جس کے باغ ایسے ہیں جن کی شاخیں آپس میں ملی ہوئی ہیں۔ جن کے سائے ٹھنڈے ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جب چاہا پانی پی کر اپنے گلوں اور جسموں کو تازہ کر لیا۔ دشمن نے تو آگ کی تپش دینے کی کوشش کی تھی۔ جنت میں تو ٹھنڈے سائے ہیں۔ دھوپ کی تپش بھی انہیں نہیں پہنچے گی۔ دشمن نے تو معصوم بچوں اور بیمار عورت کے گلے دھوئیں سے خشک کرنے کی کوشش کی تھی اور پانی سے محروم رکھا تھا کہ اس طرح سانس گھٹ کے مر جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کے لئے کھلی فضا اور ٹھنڈا پانی وہ مہیا کرے گا جہاں ان کے گلے اور جسم ہر وقت تر و تازہ رہیں گے۔

پس یہ واضح فرق ہے آگیں لگانے والوں کے انجام کا اور مظلوموں اور مؤمنوں کے انجام کا۔ ہم ان ظلموں کے خلاف مدد کے لئے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے تھے آج بھی اس کے آگے جھکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیت کی تاریخ میں پہلا موقع ہے کہ تمام قربانی کرنے والے یا کرنے والیاں بچیاں اور عورت ہیں۔ کوئی مرد ان میں شامل نہیں۔ پس ان معصوموں کی قربانیاں انشاء اللہ تعالیٰ کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی۔ یہاں یہ بھی واضح کردوں کہ یہ موتیں سانس رکنے سے ہوئی ہیں کسی کو جلنے کے زخم نہیں آئے۔ باوجود اس کے کہ ظالم جو لوگ تھے بار بار آگ کے سامان کر رہے تھے اور مختلف قسم کا ایندھن یا ٹوٹا ہوا سامان بالٹیاں گھر کا فرنیچر وغیرہ جس کو یہ لوٹ نہیں سکتے تھے یا لوٹ کے لے جانا نہیں چاہتے تھے۔ باقی قیمتی سامان تو لوٹ کے لے گئے۔ اس کو بار بار آگ میں ڈالتے تھے تا کہ آگ کبھی نہ بجھے۔

ان شہداء میں جو خاتون شہید ہوئی ہیں ان کا نام بشریٰ بیگم صاحبہ تھا جو اہلیہ تھیں مکرم منیر احمد صاحب مرحوم کی۔ بچیاں جو ہیں وہ عزیزہ حرا تبسم بنت مکرم محمد بوٹا صاحب اور کائنات تبسم مکرم محمد بوٹا صاحب۔

27/ جولائی 2014ء کو کچی پمپ والی عرفات کالونی گوجرانوالہ میں مخالفین احمدیت، شدت پسندوں نے احمدی احباب کے گھروں پر حملہ کیا۔ گھروں کو آگ لگا دی جس کے نتیجہ میں بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ منیر احمد صاحب مرحوم عمر 55 سال اور دو کم سن بچیاں عزیزہ حرا تبسم عمر 6 سال اور عزیزہ کائنات تبسم عمر 8 ماہ جو محمد بوٹا صاحب کی بچیاں تھیں شہید ہوئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تفصیلات اس کی یہ ہیں کہ وقوعہ کے روز شہید مرحوم کے ایک بیٹے مرحومہ کے بیٹے مکرم محمد احمد صاحب افطاری کے بعد ایک قریبی کلینک پر دوائی لینے گئے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ ان کے چچا زاد وقاص احمد کو بعض لوگوں نے روکا ہوا ہے۔ ان کے پوچھنے پر کہ کیا معاملہ ہے ان لوگوں نے ان سے بھی بدکلامی شروع کر دی اور الزام عائد کیا کہ آپ کے ایک نوجوان نے فیس بک پر خانہ کعبہ کی تصویر کی توہین کی ہے۔ نعوذ باللہ جس پر انہوں نے کہا کہ ہم تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتے۔ صاف ظاہر ہے ان باتوں سے ایک سوچی سمجھی سکیم تھی۔ بہر حال فوراً ہی وہ لوگ دشمن جو تھے مار کٹائی پر آمادہ ہو گئے اور شیشے کی بوتلیں توڑ کر مارنے لگے جس پر محمد احمد صاحب نے حالات کی نزاکت کے پیش نظر فوری طور پر بذریعہ فون اپنے بھائی محمد بوٹا صاحب کو دوکان سے اور چچا خلیل احمد صاحب کو گھر سے موقع پر بلایا جنہوں نے آ کر معاملہ رفع دفع کرانے کی کوشش کی۔ اس دوران خلیل احمد ٹوٹی بوتل لگنے سے زخمی بھی ہو گئے۔ بہر حال وقتی طور پر یہ معاملہ ختم ہو گیا۔ گھر آ گئے اور اپنے بھائی کو گھر چھوڑ کے سروس سٹیشن جو ان کی دوکان تھی وہاں چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ ڈاکٹر صاحب جن کی کلینک کے سامنے یہ معاملہ ہوا تھا۔ انہوں نے محمد بوٹا اور فضل احمد صاحب کو فون کر کے بتایا کہ یہاں لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں اور جلوس کی شکل اختیار کر کے آپ لوگوں کے گھروں پر حملہ کی غرض سے آ رہے ہیں۔ اسی طرح انجمن تاجران کی طرف سے بھی اعلان کیا گیا کہ لوگ اکٹھے ہو جائیں اور دوکانیں بند کر دیں۔ جس نے دوکان بند نہ کی وہ خود ذمہ دار ہوگا۔ باقاعدہ planing تھی یہ۔ اور یہ سارا کام جیسا کہ میں نے کہا منصوبہ بندی کے ساتھ شروع ہوا۔ اس علاقے میں قریب قریب مختلف گلیوں میں اٹھارہ احمدی احباب کے گھر ہیں۔ اس اطلاع کے ملتے ہی پندرہ احمدی گھرانوں کے احباب و خواتین تو اپنے گھروں سے نکل گئے۔ تاہم محمد بوٹا صاحب اور دیگر دو گھروں محمد اشرف صاحب صدر جماعت اور ان کے بھائی کی فیملیز ابھی گھر میں تھیں کہ جلوس نے رات تقریباً ساڑھے آٹھ بجے حملہ کر دیا اور احمدی گھروں کے قریب آ کر شدید نعرے بازی کی۔ فائرنگ بھی کی اور ساتھ ہی گھروں کے بند دروازوں کو توڑنا بھی شروع کر دیا۔ حالانکہ فائرنگ صرف ان مخالفین نے کی تھی۔ کوئی جماعت کی طرف سے فائرنگ نہیں ہوئی۔ ان لوگوں نے منصوبہ بندی کے ساتھ ہر طرف سے ایک ساتھ حملہ کیا۔ اس واقعہ کے بعد صدر جماعت نے فوری طور پر ایس۔ ایچ۔ او پیپلز کالونی کو مطلع کیا جس پر اس نے کہا کہ میں خود پولیس نفری کے ساتھ موقع پر موجود ہوں اور میں حملہ آوروں کو مذاکرات کے لئے اپنے ساتھ لے کر جا رہا ہوں۔ بہر حال حقیقت یہ ہے کہ وہ ان کو ساتھ لے کر نہیں گیا اور اس دوران شدت پسندوں نے دوبارہ حملہ کر دیا یہ حملہ آور اسلحہ اور دروازے اور دیواریں توڑنے والے ہتھوڑوں گینتیوں سے لیس تھے۔ ان کے ساتھ اور مجمع بھی آ کے شامل ہو گیا۔ آتے ہی انہوں نے پہلے بجلی کے میٹر توڑے تاریں کاٹیں۔ بہر حال کہتے ہیں حالات کی سنگینی کی وجہ سے صدر صاحب اور ان کے بھائی کی فیملیز نے چھت کے ذریعہ غیر از جماعت ہمسایہ جو کہ اہل قرآن تھے ان کے گھر پناہ لی۔ بہر حال وہ شریف آدمی تھے انہوں نے پناہ دے دی۔ جبکہ محمد بوٹا صاحب اور ان کے بھائی فضل احمد صاحب کی فیملیز اپنے ہی مکان کی بالائی منزل پر ایک کمرے میں جا کر محبوس ہو گئیں۔ اتنی دیر میں شدت پسندوں نے گھر کے اندر داخل ہو کر بالائی منزل کے اس کمرے کا جہاں یہ گیارہ خواتین و بچے بند تھے۔ دروازہ توڑنے کی کوشش کی۔ جب دروازہ نہ ٹوٹا تو انہوں نے کمرے کے لاک میں ایلفی ڈال دی تا کہ اندر سے بھی دروازہ نہ کھلے۔ سیل ہو جائے دروازہ اور کمرے کی کھڑکی کے شیشے توڑ دیئے اور پلاسٹک کا سامان اور دیگر اشیاء اکٹھی کر کے عین دروازے اور کھڑکی کے باہر آگ لگا دی۔ اس آگ کا زہریلا دھواں دروازے کے نیچے سے اور ٹوٹی ہوئی کھڑکی سے کمرے میں بھر گیا اور ان ظالم شدت پسندوں نے آگ لگانے کے بعد اس کھڑکی سے ہاتھ ہلا کر وہاں کے اندر رہنے والوں کو استہزائیہ رنگ میں الوداع کہا اور چلے گئے۔ جس میں گیارہ احمدی خواتین اور بچے بند تھے۔ دھوئیں کی وجہ سے بہر حال بشریٰ بیگم صاحبہ اور ان کی دو پوتیاں حرا تبسم اور کائنات تبسم شہید ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حملہ آور اس قدر مشتعل تھے کہ انہوں نے موقع پر زخمیوں کو اٹھانے اور آگ بجھانے کے لئے آنے والی ہسپتال کی ایمبولینس اور ایک دوسری ایمرجنسی ایمبولینس اور فائر بریگیڈ کو بھی موقع سے بھگا دیا اور تمام شدت پسند گھروں کو آگ لگاتے رہے۔ جلاتے رہے اور ساتھ ناچتے بھی رہے جبکہ پولیس یہ ساری کارروائی موقع پر خاموش تماشائی کی طرح کھڑی دیکھتی رہی اور کسی طرح بھی مشتعل افراد کو روکنے کی کوشش نہیں کی۔ میڈیا نے بھی بڑی دیر کے بعد آ کر اس کی کوریج شروع کی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف صاحب نے بھی اس وقت واقعہ کا نوٹس لیا جب شدت پسند اپنا کام ختم کر چکے تھے۔

اس سانحہ میں شہید ہونے والی مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ شہید کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا مکرم میاں شہاب الدین صاحب آف لودھی ننگل کے ذریعہ ہوا تھا جن کو خلافت ثانیہ میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ ان کی شادی یہ لوگ تو چلے گئے تھے سیالکوٹ شادی ان کی گوجرانوالہ میں ہوئی۔ منیر احمد صاحب کے ساتھ۔ 1976ء میں پھر یہ یہاں آ گئیں۔

محمد بوٹا صاحب جن کی والدہ اور دونوں بیٹیاں شہید ہوئی ہیں۔ سعودی عرب میں بھی رہے تھے وہاں سے پھر حالات کی وجہ سے واپس پاکستان آ گئے۔ اب پاکستان آ کر انہوں نے گاڑیوں کی سروس سٹیشن کا کام شروع کیا اور اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ ان کے بھائی فضل احمد صاحب بھی جنریٹر کرائے پر دینے کا کام کرتے تھے۔ اچھا کاروبار تھا اور یہ بھی ایک حسد کی وجہ تھی وہاں کے لوگوں کی۔

شہید مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹے تو ہیں محمد بوٹا صاحب جن کی دو بیٹیاں شہید ہوئی ہیں اور جو دو بچیاں ہیں ان کے پسماندگان میں ان کے والدہ والد اور ایک بھائی ہے عطاء الواسع پانچ سال کا اور ایک بہن ہے عزیزہ سدرۃ النور تین سال کی۔

مشتعل افراد نے ان کے علاوہ جو جہاں شہید ہوئے ہیں مزید چھ گھروں کو آگ لگائی اور ان کا سامان لوٹا۔ متاثرہ افراد کی نزدیک ہی دوکانیں بھی تھیں جن پر حملہ کیا اور ان کے ویلڈنگ پلانٹ اور ہیوی جنریٹر لوہے کے گارڈر اور عمارتی سامان جس کا کاروبار تھا وہ سب لوٹ لیا۔

اٹھارہ گھر ہیں جو آپس میں یہاں اس علاقے میں باہمی رشتہ دار ہیں۔ اس وقت بہر حال ربوہ میں ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا حملہ آوروں نے چھ گھروں کا سامان جلا دیا۔ اس کے علاوہ پانچ احمدی احباب کی دوکانوں کو بھی مکمل طور پر لوٹنے کے بعد آگ لگا دی گئی۔ اسی طرح حلقے کا جو نماز سینٹر تھا اس کو بھی نشانہ بنایا گیا اس میں موجود قرآن پاک کے نسخوں جماعتی کتب اور دیگر سامان کو جلانے کے بعد نماز سینٹر کو بھی آگ لگا دی شہید کر دیا۔

تو یہ ہے ان کے ظلموں کی کارروائیوں کی مختصر داستان یا حالات جن کے لئے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر یہ لوگ توبہ نہیں کریں گے تو عذاب جہنم اور عذاب الحریق ان کا مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ ائمۃ الکفر کے بھی پکڑ نے کے جلد سامان کرے اور ان آگیں لگانے والوں میں جو پیش پیش ہیں ان کی بھی پکڑ کے سامان کرے۔ ان شہیدوں کے درجات تو اللہ تعالیٰ بلند کرتا ہی ہے۔ ان کے لواحقین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ خاص طور پر ان ماں باپ اور بہن بھائی کو جن کی معصوم بچیوں اور بہنوں کو ان سے جدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مریضوں کو بھی جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کے مالی نقصانات کو بھی اپنے فضل سے پورا فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر عطا فرمائے۔ نماز جمعہ کے بعد انشاء اللہ ان کی نماز جنازہ بھی ادا کروں گا۔

❁❁❁

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTIONS

SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

EDITOR
MUNIR AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager : 09464066686
Editor : 08283058886
e: badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 14 Aug 2014 Issue No 33

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 40 Pounds or 60 U.S. $
: 45 Euro
: 65 Canadian Dollar

27/جولائی 2014ء کو پکی پمپ والی عرفات کالونی گوجرانوالہ (پاکستان) میں مخالفین احمدیت، شدت پسندوں نے احمدی احباب کے گھروں پر حملہ کیا۔ گھروں کو آگ لگادی جس کے نتیجہ میں بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ منیر احمد صاحب مرحوم عمر 55 سال اور دو کم سن بچیاں عزیزہ حرا تبسم عمر 6 سال اور عزیزہ کائنات تبسم عمر 8 ماہ جو محمد بوٹا صاحب کی بچیاں تھیں شہید ہوئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

شدت پسند گھروں کو آگ لگاتے رہے۔ جلاتے رہے اور ساتھ ناچتے بھی رہے جبکہ پولیس یہ ساری کارروائی موقع پر خاموش تماشائی کی طرح کھڑی دیکھتی رہی اور کسی طرح بھی مشتعل افراد کو روکنے کی کوشش نہیں کی

گوجرانوالہ میں احمدیوں کے ساتھ جو واقعہ ہوا یہ احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل ہے

ہم ان ظلموں کے خلاف مدد کے لئے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے تھے آج بھی اسی کے آگے جھکتے ہیں

معصوموں کی قربانیاں انشاء اللہ تعالی کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی

ہم تو وہ ہیں جو اپنی موت قبول کر سکتے ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے معمولی سے لفظ کو بھی برداشت نہیں کر سکتے اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم اگست 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البروج کی 1 تا 12 آیات کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں یہ بعینہ اس واقعہ کا نقشہ کھینچ رہی ہیں جو گوجرانوالہ میں احمدیوں کے ساتھ ہوا۔ یہ احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کی ایک ایسی دلیل ہے کہ اگر انصاف پسند مسلمان سورۃ البروج پر غور کریں تو احمدیوں پر ہونے والے ظلم اور خاص طور پر ایسے ظلموں کے بارے میں اپنے علماء اپنے لیڈروں اپنے سیاستدانوں اپنی حکومتوں کے رویوں اور عمل جو احمدیت کی مخالفت میں یہ لوگ دکھاتے ہیں اور کرتے ہیں ان کی حقیقت کھل جائے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یقین کر لیں اور اس ظلم کا حصہ نہ بنیں جو ظالم لوگ یا ان کے چیلے احمدیوں پر کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کا کلام سمجھنے کے لئے بھی ایک اللہ تعالیٰ کے فرستادے کی ضرورت ہے۔ لیکن ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ اس کی بات تو یہ لوگ بالکل سننا نہیں چاہتے اور اس لئے ظلموں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ کی تائیدات اس بات کی گواہ ہیں کہ یہ مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس یوم الموعود کے وقت یعنی مسیح موعود کے زمانے میں اسلام کی احیائے نو تو بیشک ہو گی۔ اسلام کی نئی زندگی کا زمانہ تو شروع ہو گا لیکن اس کے لئے مؤمنوں کو ان کو جو مسیح موعود کو مانیں گے۔ بڑی بھاری قربانیاں دینی پڑیں گی۔ فرمایا کہ قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ○ ہلاک کر دیئے جائیں گے کھائیوں والے۔ النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ ○ یعنی اس آگ والے جو بہت ایندھن والی ہے۔ اِذۡ ھُمۡ عَلَیۡہَا قُعُوۡدٌ ○ جب وہ اس کے گرد بیٹھے ہوں گے۔ یہ مخالفین کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس طرح کی مخالفتیں ہوں گی لیکن یہ آگیں جو بھڑکائی بھی جائیں گی اس کے گرد بھی بیٹھے ہوں گے۔ وہ تو بیشک ہو گا لیکن انجام کار مخالفین اپنا بد انجام دیکھیں گے۔ وہ ہلاک کئے جائیں گے۔ بہر حال مؤمنوں کو لمبا عرصہ جور و ستم اور بھیانک مظالم کا نشانہ بننا پڑے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اسلام کی ترقی ہم سے کچھ مطالبہ کرتی ہے اور وہ مطالبہ موت کا مطالبہ ہے۔ ان آیات میں یہی بتایا گیا ہے کہ بہت ایندھن والی آگیں تمہارے خلاف بھڑکائی جائیں گی۔ ان آگوں میں بار بار ایندھن ڈالا جائے گا۔ یہ آگیں بھڑکانے والے ارد گرد بیٹھے تماشا دیکھتے رہیں گے۔ یہ لوگ جنہوں نے ایسے انتظامات اپنے زعم میں کئے ہوں گے کہ گویا خندقیں کھود کر ان مؤمنوں کو محدود کر کے ہر طرف سے گھیر کر پھر آگیں جلائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی یہ فرما دیا کہ بیشک آگ کی تکلیفوں سے تو گزرنا پڑے گا لیکن آخر کار یہ ہر طرف سے گھیر کر مؤمنوں کو آگ میں جلانے کی کوشش کرنے والے خود ہی ہلاک کر دیئے جائیں گے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَتُوۡبُوۡا فَلَہُمۡ عَذَابُ جَہَنَّمَ وَلَہُمۡ عَذَابُ الۡحَرِیۡقِ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو فتنہ میں ڈالا پھر توبہ نہیں کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے آگ کا عذاب مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یقیناً وہ لوگ جو مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو عذاب دیتے ہیں یا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے خلاف آگیں بھڑکاتے ہیں پھر اس پر پہرے لگاتے ہیں کہ ان کو کوئی بچانے والا نہ آ جائے تو ایسے لوگوں کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔ یہ لوگ تو ظاہری آگ بھڑکاتے ہیں اور چھپی ہوئی آگ بھی تا کہ لوگ ہر طریقے سے مؤمنوں کو عذاب میں ڈالنے کی کوشش کریں اور کرتے رہیں ان کے جو ساتھی ہیں ان کے ہمنوا ہیں۔ آجکل یہ فتنہ اور چھپی ہوئی آگ اس طرح بھی بھڑکائی جاتی ہے کہ کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ ہم احمدی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے آخری نبی نہیں مانتے یا آپ کی ہم توہین کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسا الزام ہے جو ہمارے دلوں کو سخت تکلیف پہنچانے والا الزام ہے۔ حالانکہ احمدی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور جلال کے اظہار کے لئے دنیا کے کونے کونے میں دن رات مصروف ہیں۔ جہاں کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر حملہ ہو۔ احمدی سب سے پہلے اس حملے کا جواب دینے کے لئے وہاں موجود ہوتا ہے۔ پس ہم تو وہ ہیں جو اپنی موت قبول کر سکتے ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے معمولی سے لفظ کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو ہمارے عمل ہیں وہ کیا ہیں اور وہ جانتا ہے کہ جو ہمارے دل میں ہے وہ کیا ہے اس میں تضاد نہیں ہے۔ یونہی تو نعوذ باللہ ایک جھوٹے کی جماعت کو باوجود تمام دنیا کی مخالفت کے وہ ترقی پہ ترقی نہیں دے رہا۔ وہ جانتا ہے کہ اس کی جماعت ہے وہ جانتا ہے کہ اس نے اس کو ترقی دینی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے مؤمنوں کو جو میرے جاہ و جلال اور توحید کے قیام کے لئے اور میرے آخری نبی کی عزت و جلال کو قائم کرنے کے لئے صبح شام لگے ہوئے ہیں انہیں فتنے میں ڈالنے اور تکلیف دینے والوں ان کے بدنوں کو جلانے والوں یا ان کے گھروں کو جلانے والوں یا جھوٹی باتیں ان کی طرف منسوب کر کے ان کے دلوں کو جلانے والوں کو میں چھوڑوں گا نہیں۔ ان کو یقیناً جہنم کی آگ میں ڈالوں گا۔ سوائے اس کے کہ وہ توبہ کر لیں۔

حضور انور نے فرمایا: بہر حال ان ظالموں اور آگیں لگانے والوں کے بارے میں تو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا ہے کہ ان کا انجام کیا ہو گا اور ساتھ ہی ایمان لانے والوں کو بھی ان قربانیوں کے بدلے میں انعامات کی تسلی کروا کر فرمایا کہ

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَہُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ۬ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡکَبِیۡرُ ○ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان کے لئے ایسی جنتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ دشمنوں نے تو آگوں کا سلسلہ شروع کیا اور اس کی نگرانی کرتے

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان